دُنیا کو ہے اُس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار
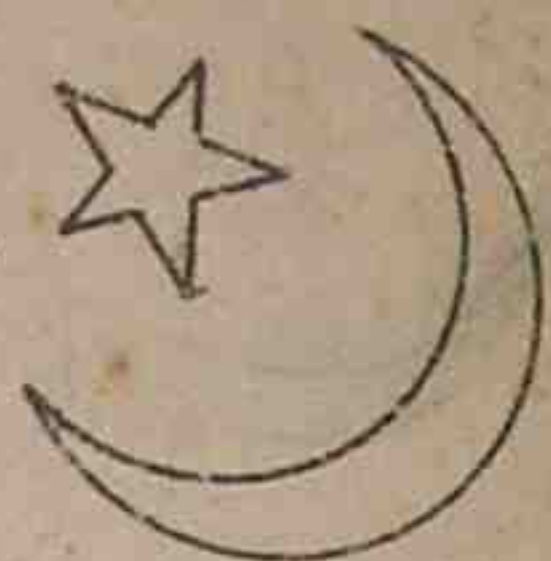
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حق آگیا اور باطل گیا بیشک باطل جانے ہی والا تھا

آثارِ قیامت
و
ظہورِ حجت ع

یا ولی اللہ اقتل اعداء اللہ - ولی خدا دشمنان خدا کو قتل کر

مؤلفہ
سید محمد عباس قمر زیدی الواسطی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آثارِ قیامت

و

ظہورِ حجت ع

مؤلفہ

سید محمد عباس قمر زیدی الواسطی

سول ایجنٹ:۔ زیدی برادرس عیدگاہ روڈ کراچی

طبع اول ۱۰۰۰ (مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی) قیمت ۱۲ ار

نذر

عالم مادی کے اس ارتقائی اور بظاہر نورانی دور میں جبکہ انسان تسخیر شمس وقمر
خواب دیکھتے ہوئے اصل مقصدِ تخلیق سے غافل، اور جذبۂ پوشیدہ انا پرستکبر ہوکر
سفینۂ حیاتِ عالم کو بحرِ ضلالت وگمراہی کے اُس بتوج خیز گرداب تک پہنچا چکا ہے
جہاں ناخدائے حقیقی کا حسب سابق ایک ہلکا سا اشارہ ہی غرق کردینے کیلئے کافی
مادہ نورانی، روح ظلمانی۔ حدود خداوندی معطّل اور بدعتِ شیطانی جاری وسار
ہورہی ہے۔ مذہب سے بیزاری وحق فراموشی عام ہوچکی ہے اور بظاہر درسِ توحید
والے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی کوششیں رائیگاں ہوتی نظر آرہی ہیں کیونکہ ا
پھر عالم میں ہر شخص اپنے لئے ایک نیا خدا بنا چکا ہے۔

آج ابلیس اپنے وعدے کی صداقت پر خنداں وشاداں اور نگاہِ عالم وخداوند حقیق
منتظر ونگراں ہے۔ ایک ایسے خلاصۂ انبیاء کی جانب جس کی غیبت مثل یوسف رجعت
عیسیٰ طول عمر مثل خضر اور خلق وخُلق مثل محمد مصطفیٰ ہے جس کا ظہور ہی مقصدِ خلقت
حقیقی حجت ہے عالم کے لئے۔

اسی حجت خدا وارثِ انبیاء کے عالم انتظار میں پڑے ہوئے یہ چند ناچیز ہوتی ا
حقیقی وشہادتِ ایمانی کے ساتھ پیش کرتا ہوں اُنکی بارگاہ میں جو خود ہی مہدی اور
ہادی ہے اور امیدوار ہوں صرف اک نگہِ التفات کا

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

احقر۔ قمر

ارشاداتِ عالیہ

عمدۃ المتکلمین زبدۃ المحققین عالیجناب علامہ سید ابن حسن صاحب قبلہ

رضوی جارچوی مدظلہٗ ایم اے، بی ٹی۔ ایم۔ او۔ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں غیب زیادہ ہے اور شہود کم۔ اس لئے خدا نے متقین کی علامت یہ تبائی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں سید محمد عباس صاحب زیدی کہ انہوں نے اس کتاب میں غیب پر ایمان لانے والوں کے لئے سرمایہ ایقان مہیا کیا ہے اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف کے ذریعہ سے امام غائب کی معرفت کرانے کی کامیاب کوشش ہے خدا ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت عامہ حاصل ہو۔

پاکستانی نوجوانوں میں مذہب کی اس طرح خدمت کرنے کا جذبہ قابل صد ستائش ہے تقریروں کے ساتھ ساتھ اگر تحریریں بھی دین کی حمایت کرتی رہیں تو مملکتِ پاکستان کے گوشہ گوشہ میں محبت اہل بیت کے چراغ روشن ہو سکتے ہیں جس خطہ کو مغربی پاکستان کہتے ہیں وہ ایک دن محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کا گہوارہ اور عقیدت کا مرکز تھا آج بھی اس کے ذرے ذرے پر آل محمدؐ کی الفت کے نقوش ثبت ہیں لیکن امتداد زمانہ کے تیز و تند جھونکے ان نقوش کو روز بروز مدہم کرتے جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے صاحب علم نوجوان اٹھیں اور معرفت و عقیدت کے ان نقوش کو اجاگر کریں۔ آمین یارب العالمین

آخر میں پھر جناب محمد عباس صاحب زیدی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وقت کا صحیح مصرف کیا ہے۔ امید ہے کہ ان کی یہ تالیف آئندہ آنیوالی بہت سی تالیفوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگی

۲۰۔ اگست ۱۹۵۲ء

۳۔ سی روڈ۔ ناظم آباد۔ کراچی

سید ابن حسن رضوی جارچوی

دعا بحضرت حجت علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم صل علی ولیک وابن اولیائک الذین فرضت
طاعتهم واوجبت حقهم واذهب عنهم الرجس وطهرتهم
تطهیرًا اللهم انصره وانتصر بالدینک وانصره به
اولیائک واولیائه وشیعته وانصاره واجعلنا منهم
اللهم اعذه من شر کل طاغ وباغ ومن شر جمیع
خلقک واحفظه من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه
وعن شماله واحرسه وامنعه من ان یوصل الیه بسوء
واحفظه فیه رسولک وآل رسولک واظهر به العدل
وایده بالنصر وانصر ناصریه واخذل خاذلیه
اقصم به جبابرة واقتل به الکفار والمنافقین وجمیع
الملحدین حیث کانوا من مشارق الارض ومغاربها وبرها وبحرها
وسهلها وجبلها واملاته الارض عدلا واظهر به دین نبیک علیه وآله
السلام واجعلنی اللهم من انصاره واعوانه واتباعه وشیعته وارنی
آل محمد ما یأملون وفی عدوهم ما یحذرون اله الحق رب العالمین آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

یہ حقیقت ہے اور عقلائے عالم متفق ہیں کہ جسم انسانی میں عقل ہادیٔ اول ہے جو ہر موقع پر انسان کو ہدایت کا درس دیتی رہتی ہے اور بری باتوں پر متنبہ کرتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند عالم نے جا بجا کلام مجید میں غور و فکر کرنے اور عقل سے کام لینے کی ترغیب دلائی ہے مثلاً فاقصص القصص لعلھم یتفکرون۔ اے پیغمبر ان کو امم سابقہ و انبیاء گذشتہ کے قصے سنا و بتا کہ وہ اس میں غور کریں یا نفصل الآیات لقوم یتفکرون۔ اہل تفکر کے لئے ہم اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ چونکہ تمام اصول اسلام موافق فطرت و مطابق عقل ہیں اس لئے بار بار حق کو براہین و دلائل سے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور منکرین سے ان کے دلائل طلب کئے گئے ہیں۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل قطعی بیان کرو۔ مقصد یہ ہے کہ خدا اس بات کو قطعاً گوارا نہیں کرتا کہ بغیر عقل و بے سوچے سمجھے دین اختیار کیا جائے۔ یا اندھی تقلید کی جائے اور کہہ دیا جائے کہ انا وجدنا آباءنا علی امۃ و انا علی آثارھم مقتدون۔ چونکہ ہمارے ماں باپ ان طریقوں پر گامزن رہے ہیں۔ لہذا ہم بھی ایسا

ہی کرتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ آیات آلہی و قانون قدرت و صحیفہ فطرت میں غور و فکر نہیں کرتے
اور احمقوں کی طرح تقلید آباء اجداد کرتے ہیں ان کو خداوند عالم چوپاؤں سے بدتر قرار دیتا
ہے۔ لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم آذان
لا یسمعون بها اولئک کالانعام بل هم اضل اولئک هم الغافلون ان
کے دل ہیں مگر ادراک نہیں کرتے۔ آنکھیں ہیں مگر نہیں دیکھتے۔ کان ہیں مگر نہیں سنتے
یہی لوگ مثل چوپاؤں کے ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی بدتر اور بھٹکے ہوئے اور یہی دراصل
غافل کہلانے کے مستحق ہیں۔

لیکن عقل بیکار و بے سود ہے جب تک علم نہ ہو چونکہ علم جلائے عقل ہے اور اس سے
انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسانی علم بہت محدود و قلیل ہے۔ جس کی تائید میں فرمان
ایزدی موجود ہے۔ (ما اوتیتم من العلم الا قلیلا) نہیں دیا گیا تم کو علم مگر بہت
ہی ذرا سا۔ اس لئے قوانین الٰہیہ پر اپنی عقل ناقص کے اختراعات کو مقدم نہیں رکھا جا سکتا
اور نہ آیات الٰہی و قانون فطرت و قدرت کی اپنی عقل و سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے تکذیب
کی جا سکتی ہے جبکہ یہ مسلّم ہے۔ عدم الوجدان لیس بدلیل العدم کسی چیز کا
یا اس تک نہ پہنچنا اور نہ ادراک کرنا یا اس کی علت و سبب کو نہ پہچاننا اس چیز کے نہ ہونے
کی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے کسی شے کے سمجھ میں نہ آنے کی بنا پر اس کا مطلق انکار
کر دینا محض بے عقلی ہے بلکہ العقل عقال عقل انسان کے لئے ایک حد مقرر کرتا ہے اور
مطلق العنانی کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے از روئے عقل فریضۂ انسان یہی ہے کہ اپنی
عقل کو قانون الٰہی اور بیان رسالت پناہی سے صحیح و درست کیا جائے اور ان کے موافق
و مطابق عمل کیا جائے اور جب کوئی امر یقینی و قطعی طور پر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ

سے مطابق صحیفۂ قدرت وقانون فطرت ثابت ہو جائے تو "پھر وہ کسی شخص کے یہ کہنے سے کہ ہماری سمجھ سے باہر ہے، باطل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ محض تخیلات باطلہ و قیاسات رکیکہ یا تعصبات جاہلانہ اس کے بطلان کا باعث ہو سکیں۔ کیونکہ مشاہدۂ یقین کے مقابلہ میں ظن، گمان و قیاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ دینی امور میں اور نہ دنیاوی معاملات میں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ فان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ گمان وظن ہرگز حق کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ وان بعض الظن اثم۔ اور بے شک بعض ظن گناہ شمار ہوتے ہیں۔ وان دین اللہ لا یصاب بالقیاس دین خدا قیاس سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عالم میں فتنۂ اہل قیاس ہی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اول قیاس کنندہ شیطان ہے کہ اپنے جسم کو جسم آدم پر قیاس کر بیٹھا۔ اور معرفت نبوت و خلافت الٰہی سے محروم ہو کر ہمیشہ کے لئے مردود و ملعون ورجیم ہو گیا۔ اور ہر دور کے لاکھوں انسان اس کی تقلید قیاس پر گامزن ہو کر گمراہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔

اب کتاب اللہ یعنی قرآن تو موجود ہے۔ اور بے شک اس میں سب کچھ ہے اور ہر چیز کا بیان ہے مگر ہر شخص کے لئے نہیں بلکہ صرف اس کے لئے ہے جس پر یہ نازل ہوا ہے جس کو خدا نے تعلیم دے کر اور معلم بنا کر بھیجا ہے کیونکہ خود قول خدا موجود ہے۔ لا یعلم تاویلہ الا اللہ۔ اصل حقائق قرآن کی تاویل علاوہ اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور اگر کوئی جان سکتا ہے تو وہ صرف قرآن کا مبلغ و رسول ہے، جس کے متعلق ارشاد ہے کہ اوحی الیّ ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ۔ مجھ کو قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تم کو ڈراؤں اور ہدایت

کروں اور بعد رسول وہی عالم تاویل اور اصلی حقائق کا جاننے والا ہو سکتا ہے
جس کو علم قرآن من جانب اللہ عطا ہو گیا ہو۔ اور جن کے سینوں میں قرآن بطور آیات
بینات موجود ہو۔ بس وہی راسخون فی العلم ہیں جن کے علم میں تغیر و تبدل
نہیں ہے بلکہ یہ ان کی ذات کے ساتھ قائم و ثابت ہے۔ یہیں سے یہ بھی ثابت
ہے کہ زمانہ کے علما جن کا علم روز بدلتا ہے اور ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے
ہیں۔ ہرگز ہرگز راسخون فی العلم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ اوصیاء پیغمبر
ابواب علوم نبوی علیہم السلام ہیں۔ بہرحال علم قرآن و عمل بر قرآن احکام پیغمبر
ہی موقوف ہے اور یہی مقصد اسلام ہے۔ اسی لئے خدا نے حکم دیدیا ہے کہ اس کا
کلام خدا کا کلام ہے اور اس کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ وما اتٰکم الرسول
فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہو۔ جو کچھ بھی پیغمبر فرمائے اور حکم دے اس کو
اور عمل کرو اور جس چیز سے بھی منع کرے اس سے باز رہو۔ پس اصل مقصد تعلیم پیغمبر
ہی ہے۔ اور بغیر اتباع پیغمبر مسلمان کے لئے چارہ کار نہیں۔ اسی لئے حکم ہے
جب کوئی حدیث بطریق صحیحہ مروی ہو اور اس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو اس
علم صاحب حدیث پر چھوڑ دیں مگر اس کا انکار نہ کریں کیونکہ انکار کرنا کفر ہے۔

بہرنوع تحریر بالا سے واضح ہے کہ کسی شے کا نہ جاننا یا نہ سمجھ میں آنا اس
عدم وجود پر دلالت نہیں ہو سکتا اور پھر اگر کسی شے کے لئے قرآن و احادیث
تصدیق کریں تو اس کا انکار محال و ناممکن ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ خروج حضرت
امام مہدی آخر الزمان پر تمام اہل اسلام متفق ہیں۔ اور اس بارے میں ہزاروں اور
روایات و نیز آیات قرآن و اقوال علماء و فقہاء کتب اسلامیہ میں موجود ہیں

ہاں آپ کے متعلق مابین مسلمین جزئیات میں قدرے اختلاف ضرور ہے مگر جملہ فلسفین و متکلمین کے نزدیک یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ کسی امر یا واقعہ کے بعض جزئیات اور خصوصیات میں اختلاف اس کے عدم یا نفی کی دلیل نہیں ہے جبکہ اصل مدلل ہو جیسا کہ نبوت خاتم النبیین و حقیقت و صداقت اسلام وغیرہ ثابت و محقق ہے اور دین اسلام برحق اس لئے اہل اسلام و فرق اسلامیہ کا اختلاف جزئیات میں بطلان اسلام و علم اسلام کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے تمام اہل اسلام بلا تخصیص علماء و جہلاء فقہاء فلسفین متکلمین عباد و زہاد شیوخ و صوفیاء کرام سب کے سب امام آخر الزمان مہدی امت کے خروج و ظہور کے منتظر ہیں۔ اور چونکہ علائم و خصائص آنجناب معین و مقرر ہیں اسی لئے آج تک کسی جھوٹے مہدی کے متفقہ طور پر قائل نہیں ہوئے۔

اسلام کے دو بڑے فرقوں میں صرف یہ اختلاف ہے کہ شیعہ مہدیؑ کے وجود کے قائل ہیں اور غائب جانتے ہیں اور بعض حضرت اہل سنت قائل ہیں کہ ابھی پیدا نہیں ہوئے بلکہ پیدا ہوں گے اور ظہور فرمائیں گے لیکن اکثر علماء محققین اہل السنت والجماعت جن کے اقوال معتبر سمجھے جاتے ہیں شیعوں سے اتفاق رکھتے ہیں۔ رہے عباد و صلحاء و شیوخ تو ان میں کبھی اختلاف تقریباً مفقود ہے بلکہ سب منتظر ہیں اور زمانہ ظہور کو قریب بتاتے ہیں۔

اس لئے دلائل و براہین عقلیہ و فطریہ اور اتفاق اہل اسلام و کتاب اللہ و سنت رسولؐ کے مقابلہ میں چند خود غرض دھوکے باز و گمراہ و جہال افراد اس مسئلہ کو نہ باطل کر سکتے ہیں اور نہ خود دعوئے مہدویت یا نقیب مہدویت کر کے فروغ حاصل کر سکتے ہیں بلکہ جاہل افراد کو یدعون الی النار کے مصداق بن کر غذائے جہنم بن رہے ہیں کیونکہ ان کی بیجا کوششوں سے مطلع آفتاب امامت گرد آلود نہیں ہو سکتا۔ فان الشمس لا تتغطی۔ آفتاب پر پردہ

نہیں ڈالا جا سکتا۔ انشاء اللہ وہ دشمنانِ خدا اور رسولؐ خدا بہت جلد ذلیل و خوار ہو کر عنقریب اپنی سزا کو پہنچنے والے ہیں۔ بلکہ صاحبانِ معرفت کے نزدیک تو ایسے حضرات کے دعاوی قربِ ظہورِ حقیقی کا سبب بنتے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ بہروپئے کی حقیقت بہت جلد واضح ہو جایا کرتی ہے اور کفر حق کے لباس میں زیادہ نہیں ٹھیر سکتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ اپنی اصلیت کی طرف مائل ہوتا رہتا ہے۔ اور صرف جاہل ہی اس سے دھوکا کھاتے رہتے ہیں جن کو نہ خصائص امام کا پتہ ہے۔ اور نہ علاماتِ ظہور کا علم ہے اور نہ ادعاف امام کی خبر ہے بلکہ ان کو درحقیقت نہ نبی کا پتہ ہے اور نہ بنائے اسلام کا۔ ان کی مثال یہ ہے

پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں　　چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ

چونکہ امر بالمعروف فریضۂ اسلام ہے اور ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ جو اچھی باتیں خود جانتا ہو دوسروں تک پہنچا دے تاکہ مواخذہ میں گرفتار نہ ہو۔ صرف اسی جذبہ کے تحت کتاب ہٰذا ہدیۂ ناظرین ہے جس میں مدلل اجمالی طور سے بہت کچھ موجود ہے۔ اور ظہور امام مہدیؑ کے تمام آثار مجملاً درج کر دیئے گئے ہیں۔

نیز کتاب ہٰذا میں صراط السوی فی احوال المہدی مطبوعہ لاہور۔ وجود حجت مطبوعہ لکھنؤ۔ علائم الظہور مطبوعہ طہران۔ ایران اور اکثر نہج البلاغہ سے عبارات اخذ کی گئی ہیں اور زیادہ تر وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو مابین فریقین مابہ النزاع نہیں بلکہ متفق علیہ ہیں۔ مگر اپنی بے بضاعتی علمی کے تحت اکثر مقامات پر فارسی سے ترجمہ میں زبان کا زیادہ خیال نہیں رکھا جا سکا ہے۔ اس لئے اہلِ علم سے نظرِ اصلاح کا طالب اور جملہ ناظرین سے از اول تا آخر مطالعہ کا متمنی ہو کر طالب دعا ہوں۔

ارشاد رسول مقبول ہے کہ عشر علامات قبل الساعۃ لا بد منہا

السفیانی والدجال والدخان ودابہ وخروج القائم وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسیٰ بن مریم وخسف بالمشرق وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر۔

یعنی قیامت اس وقت تک واقع نہ ہوگی جب تک مندرجہ علامتیں پوری نہ ہو جائیں۔ مگر ان علامتوں کا انحصار ظہور حضرت قائم (المہدیؑ) پر ہے اس لئے درحقیقت آپ کا ظہور ہی قیامت صغریٰ ہے۔ صرف اسی مناسبت سے کتاب کا نام آثار قیامت و ظہور حجت رکھا گیا ہے اور چونکہ مقصد عوام تک ان تمام اطلاعات و اخبار کا پہنچانا تھا۔ اس لئے قیمت انتہائی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر شخص خرید سکے اور مطالعہ کر سکے۔ اس کے بعد خداوند عالم سے دست بدعا ہوں کہ مجھے اور آپ سب کو توفیق اعمال خیر عطا فرمائے۔ اور ناصرین حضرت حجتؑ میں داخل کرے۔ اور گمراہوں کو راہ ہدایت پر گامزن فرمائے۔ آمین

احقر الناس

سید محمد عباس قمر زیدی الواسطی

"نشیمن" ۴/۱۹، ب، لیاقت آباد۔

لالو کھیت۔ کراچی

پاکستان

ضرورت حجت از روئے عقل

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ جب کسی امر میں صحیفۂ فطرت (فعل خدا) اور صحیفۂ قولی (قول خدا) دونوں مطابق ہوں تو پھر اس کی صداقت میں شک وشبہ کی مطلق گنجائش نہیں رہتی چنانچہ غیر اسلامی حکماء بھی اس کے قائل ہیں کہ جب WORK OF GOD AND WORD OF GOD دونوں مطابق ہوں تو ایسے امر کی صداقت لازمی ہے اور جو کلام بھی فعل خدا کے مطابق ہوگا وہی حق وصدق ہے اور عین مطابق فطرت ہے مثلاً اصل خلقت میں پانی فطرتاً سرد ہے اب اگر کوئی کہے کہ پانی کی اصلیت وخاصیت گرم ہے تو یہ خلاف فطرت ثابت ہوگا اور یہ قول جھوٹ ہوگا۔ اسی طرح انسان فطرتاً محتاج غیر خلق کیا گیا ہے اور بالطبع محتاج تمدن بنایا گیا ہے اب اگر کوئی کہے کہ انسان کو دوسرے کی احتیاج نہیں یا انسان محتاج تمدن نہیں تو یہ حکم خلاف خلقت وفطرت انسانی ہوگا اور چونکہ خالق فطرت خود خدا ہے اس لئے جو قانون خدا بنائے گا اور جو حکم دیگا وہ ہرگز قانون فطرت کے خلاف نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان فطرتاً مل جل کر زندگی بسر کرنے والا ہے اور لوازمات وضروریات حیات تنہا مہیا کرنے سے عاجز ہے بلکہ اپنی نوع سے مدد لینے کا محتاج ہے اور ان کے ساتھ مل جل کر بسر کرنے پر مجبور ہے اس لئے انسان کے لئے تمدن واجتماع ضروری ہوا مگر اجتماع کے لئے نزاع وفساد لازم ہے۔ کیونکہ تمام افراد انسانی مختلف الطبع ہیں اور خواہشات نفسانی حرص، طمع، شہوت، غضب کا مرکز ہیں اسی لئے ہر ایک انسان اپنی خواہش کی تکمیل چاہتا ہے اور حرص کی بنا پر اپنے حق سے زائد کا طالب نظر آتا ہے گو چونکہ دوسرا بھی انہیں صفات سے متصف ہے اس لئے وہ ہرگز اس بات پر تیار نہیں ہوتا کہ کوئی دوسرا اس کا حق لے لے اس لئے وہ اس کے نزاع پر آمادہ ہو جائیگا وہ لینا چاہیگا

اور یہ مانع ہوگا یہاں تک کہ قوتِ غضبیہ متحرک ہوگی اور نزاع پیدا ہوگا جس کا مشاہدہ روزانہ ہوتا رہتا ہے۔

اس لئے عقلاً ضروری ہوا کہ بنی نوع انسان کے لئے ایک قانون مرتب کیا جائے جس کا وہ بالطبع محتاج ہے اور یہ احتیاج اس کی فطرت میں موجود ہے مگر انسان کو اس کے خالق نے ایک خاص مصلحت و حکمت سے محتاج اجتماع و محتاج قانون پیدا کیا ہے لہٰذا ضروری اور لازمی ہے کہ خدا ہی اس احتیاج کو رفع بھی کرے ورنہ انسان کا خلق کرنا بیکار ثابت ہوگا کیونکہ خلقت کا نتیجہ اجتماع ہے اور اجتماع کو نزاع لازم ہے اور نزاع چاہتا ہے ایک قانون اجتماعی فطری اب اگر خدا نے ایسا قانون نہ بنایا ہو یا اس کے اسباب مہیا نہ کئے ہوں تو ضروری ہوا کہ نزاع و فساد نوع انسانی میں قائم رہے اور اس کا نتیجہ نظام عالم کا درہم برہم ہو جاتا ہے۔ نسل انسانی کا منقطع ہونا اور مخلوق کا نیست و نابود ہو جاتا ہے لہٰذا خلق کرنا عبث ہوا اور فعل عبث حکیم مطلق سے صادر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خالق ہی اس احتیاج کو خود رفع کرے اور ایک قانون تمدنی مرتب کر دے۔ اب یہ کہ خود انسان اپنی ضروریات کے مطابق ایسا قانون مرتب کر سکتا ہے تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ انسان ناقص العقل ہے اور وہ تمام ضروریات انسانی و پیدا ہونے والے تغیرات و انقلابات و لوازمات زمانیہ و مکانیہ سے بے خبر ہے اس لئے ناقص العقل و ناقص العلم کا بنایا ہوا قانون ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ازابتدا تا انتہا کافی و وافی ہو سکے بلکہ وہ صرف خدائی قانون ہی ہو سکتا ہے جس کو ہر شئے کا علم ہے۔ ۲ چونکہ تمام افراد انسانی مرکز خواہشات ہیں اور اسی علت میں مبتلا ہیں یعنی حرص و طمع و شہوت وغیرہ سب میں مشترک ہے اس لئے اگر قانون کا مرتب کرنے والا بھی اسی جماعت میں سے منتخب ہو تو

یہ ناممکن ہے کہ اس میں خواہشات نفسانیہ کا دخل نہ ہو اس لئے وہ قانون کسی اعتبار سے
بھی عدل حقیقی پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ عادل حقیقی ہی اس قانون کو مرتب
کرے اور اس احتیاج کو رفع کرے اسی وجہ سے ہمیشہ جملہ عقلاء و حکماء و علماء و مذاہب آسمانی
قائل رہے ہیں کہ نوع انسان اور عالم انسانی کبھی قانون الٰہی سے خالی نہیں رہا اور نہ بلحاظ
تغیرات زمانی و مکانی رہ سکتا ہے۔

لیکن قانون بذات خود کچھ کر نہیں سکتا اور نہ کسی کو اپنا مطیع بنا سکتا ہے جب تک
کہ کوئی اس قانون کا جاری کرنے والا نہ ہو۔ گویا خود قانون فطری طور پر ایک حاکم چاہتا ہے
اس لئے اگر اس قانون کا جاری کرنے والا انہیں افراد عالم سے منتخب ہو تو بہرحال اس میں
بھی وہ صفات ہوں گی جن کے لئے قانون نافذ کیا گیا ہے اور نافذ کرنے کی ضرورت پیش
آئی ہے اس لئے وہ ہرگز صحیح طریقہ پر اس قانون کو جاری نہ کر سکے گا اور اجرائے قانون
میں بربنائے خواہشات سب کے حقوق کو مساوی نہ رکھ سکے گا اور نہ اس کی جانب سے
عوام کو اطمینان و یقین ہو سکے گا کیونکہ شاید وہ اپنے غلبہ و تسلط کے لئے قانون کی بعض
دفعات کو بدل دے یا حسب دلخواہ تاویل کر لے یا قانون کی مطلق پرواہ ہی نہ کرے جیسا کہ
شاہان اسلام کی تاریخ ماسبق سے روشن و ظاہر ہے۔ اس لئے خدا پر لازم ہے کہ اجرائے
قانون کے لئے ایسے شخص کو خلق کرے جو ان صفات سے متصف نہ ہو یعنی اس میں حرص و
طمع، شہوت، غلبہ و حب دنیا نہ ہو اور باطناً تمام افراد انسانی سے جدا و علیحدہ ہو جس کی
طرف خواہش کا گمان بھی نہ ہو سکے مگر صورتاً افراد انسانی سے مشابہ ہو تاکہ غیر جنس دیکھ کر
اس سے نفرت نہ کی جائے وہ بعد خدا غنی ہو نیز اس میں کوئی ایسی صفت خاص ہو جو اس
کے منجانب اللہ مقرر ہونے کی دلیل ہو چونکہ خدا قادر مطلق ہے اس لئے بعد خدا دوسرے درجہ

پر اس کو قدرت حاصل ہو اور باقی عوام الناس اس کے مقابلہ میں عاجز ہوں تاکہ سب اس کے مطیع ہو سکیں مگر قانون کا جاری کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو اس قانون کا کما حقہٗ علم رکھتا ہو اور اس کا علم صرف اسی کو ہو سکتا ہے جو خود خدا کا پڑھایا ہوا ہو نیز وہ ضروریاتِ انسانی سے بھی بخوبی واقف ہو تاکہ دفعات قانون کو مطابق ضروریات کر سکے اس لئے اس قانون کے جاری کرنے والے کا عالم ضروریات دنیا و عالم قانون و منجانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے پس ایسے فرستادہ خدا معلم بہ تعلیم الٰہی صاحب علم و قدرت ہی کو جو من جانب اللہ ایک قانون کے ساتھ آئے اور اجرائے قانون کے لئے دلائل و صداقت ساتھ لائے اور خود اس کا وجود برگزیدہ خدا ہونے کی دلیل ہو حکماء ناموس خدا و ناموس اکبر اور اصطلاح شرع میں حجۃ اللہ نبی۔ رسول اور امام کہتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہو گیا کہ فطرت عالم مقتضی ہے اور عقل شہادت دیتی ہے اور احتیاج نوعِ انسانی بتاتی ہے کہ زمانے میں جب تک زمانہ ہے اور جب سے ہے حجۃ اللہ کا وجود ضروری ہے۔ خواہ بصورت نبی ہو یا بصورت امام اس لئے کہ اگر نبوت ختم ہو جائے اور کوئی دوسرا اس صفت سے متصف و اس لقب سے ملقب نہ کہلائے تو بھی دنیا حجۃ اللہ (امام) کے وجود سے خالی نہ رہے گی۔ جیسا کہ اس دور میں جبکہ لفظاً ہر وجود نبی دنیا میں نہیں ہے تو لازمی و ضروری ہے کہ حجۃ اللہ (امام) ضرور موجود ہے لہٰذا دنیا ہرگز وجود امام سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے وجود امام سے انکار اصل نبوت و قانونِ قدرت و صحیفۂ فطرت و آیات الٰہی سے انکار کر دینے کے مترادف ہے۔ جو بلا تفریق مذہب و ملت کسی عقلمند کے لئے زیبا نہیں ہو سکتا یہی سبب ہے

کہ اس دور کے عقلمند جرمن بھی کہتے ہیں کہ اب اصلاحِ عالم کے لئے کوئی سپرمین ضروری ہے)۔

دلیل عقلی بنصِ قرآن

تمام اہلِ عالم وجملہ ملل ومذاہب کے نزدیک وجودِ ابلیس وشیاطین مسلّم ہے اور کلام خدا اس پر ناطق ہے۔ قال ھٰذا من عمل الشیطان انہٗ عدوٌ مضل مبین۔ کہا یہ شیطانی کام ہے کیونکہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے (قصص ع۲) اور خود قولِ شیطان یہ ہے ولاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین سوائے تیرے مخلص بندوں کے میں سب کو بہکاؤں گا۔ اور دلوں میں وسوسے ڈالنا اس کا کام ہے اور خناس اس کا نام ہے۔ وہ انسانی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور ہر شخص کو بہکاتا رہتا ہے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ خالق شیطان خدا ہے اور اس نے اس کو مہلت بھی عطا کی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس مطلق بہکانے والے کے مقابل کوئی ہادی مطلق بھی ہمیشہ عالم میں موجود رہے جو علاوہ تصرف ظاہری کے باطنی طور سے بھی قلوب مومنین سے وساوسِ شیطانی کو دور کرتا رہے اور کارِ ہدایت انجام دیتا رہے ورنہ اگر شیطان کے ہوتے ہوئے اس کے مقابل وجود ہادی تسلیم نہ کیا جائے تو انسان شرارت پر مجبور سمجھا جائے گا اور خدا کا شیطان کو موجود رکھنا اور مہلت دینا اور مخلوق کو بے ہادی چھوڑ دینا مخلوق پر ظلم کے مترادف ہوگا اور پھر وجود جنت و دوزخ سب رخصت ہو جائے گا مگر اسی لئے ارشاد ہوا۔ قال سبحانہٗ تعالیٰ انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔

اے پیغمبر سوائے اس کے نہیں ہے کہ تو پیغمبر بشیر و نذیر ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے، اس لئے کہ وجود ہادی ضروریات فطریۂ عالم ہے البتہ ہادی اور پیغمبر معصوم ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اگر وہ خود عوام الناس کی طرح خارج از عصمت ہو تو وہ ہادی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود اس حالت میں محتاج ہادی ہے اور جو خود محتاج ہدایت ہو وہ ہادی ہو ہی نہیں سکتا۔ "او خویشتن گم است کرا رہبری کند" جیسا کہ قولِ خدا دلالت کرتا ہے۔ (فمن یهدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یهدی الا ان یهدی فما لکم کیف تحکمون۔ کیا وہ شخص سزاوار اتباع و اقتداء ہے جو ہدایت الی الحق کرتا ہے یا وہ جو خود ہدایت نہیں پاتا جبتک کہ اس کو ہدایت نہ کی جائے (یعنی اپنی ہدایت میں جو خود محتاج ہادی ہے) پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایسا حکم کرتے ہو۔

اب معلوم ہوا کہ ہادی وہی ہو سکتا ہے جو بالفطرت ہدایت یافتہ ہو یعنی ہادی مہدی ہی ہو سکتا ہے جس پر دسترس شیطان نہ ہو بلکہ اس کا شمار (الا عبادك منهم المخلصین) میں ہو۔ یعنی مطلق معصوم ہو اور ایسے ہادی سے کبھی زمانہ خالی رہ نہیں سکتا اس لئے بعد نبی یہ صفات غیر از ذریت رسول کسی میں ثابت نہیں ہو سکتے اور ذریت رسولؐ و اولاد علیؑ میں سوائے حضرت حجتہ ابن الحسن العسکری کے اب کوئی ہادی و مہدی نہیں اور وہی حقیقتاً مہدی ہیں جن کا وجود مسلم و محقق ہے اور انکار تکذیب آیات قرآنی ہے۔

دلیل دوم از حدیث رسول

حدیث ثقلین بھی مشہور و معروف ہے اور متفق علیہ بین الفریقین ہے یعنی

قال رسول اللہ - انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی واھلبیتی
میں دو گراں قدر چیزیں تمہارے درمیان ہدایت کے لئے چھوڑ رہا ہوں ایک قرآن اور
دوسرے اہلبیت اور یہ آپس میں جدا نہ ہونگے جب تک حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔
اس مقام پر حضرت ختمی مرتبت نے صراحتاً قرآن۔ خلیفۂ صامت کے ساتھ خلیفۂ ناطق
(اہل بیت) کا ذکر فرمایا ہے اور ان دونوں سے تمسک رکھنے کو گمراہی سے بچنے کا ذریعہ قرار
دیا ہے۔ گویا مقصد رسالت یہ ہے کہ بعد میرے واجب الاتباع اہل بیت اور واجب
العمل کتاب اللہ (قرآن) ہے۔ پس اہل بیت ہی بعد آنحضرت پیشوائے خلق و مقتدائے
عالم ہیں اور ان سے تمسک کے بغیر نجات ناممکن اور ان دونوں کا تا قیام قیامت ساتھ
رہنا ضروری ہے اب کوئی زمانہ ان سے خالی نہیں رہ سکتا اب یہ بات ظاہر ہے کہ کتاب
اللہ موجود ہے اس لیے لازم ہوا کہ کوئی امام خلق از اہل بیت رسول (قرآن ناطق) بھی
ضرور ہو اور اگر اس وقت وجود امام از اہل بیت سے انکار کیا جائے تو وجود کتاب اللہ سے
بھی انکار ضروری ہوگا۔ کیونکہ فرمان رسول اسلام ہے جو غلط نہیں ہو سکتا۔ اور یہ محقق
ثابت ہے کہ اہل بیت مع آنحضرت چہاردہ معصومین ہیں۔ جن میں علاوہ جناب فاطمۃ الزہرا
دوازدہ امام ہیں۔ جن میں سے آج تک اس سلسلہ کے گیارہ امام از حضرت علیؑ تا حضرت امام
حسن عسکریؑ گزر چکے ہیں اور بارھویں حضرت امام مہدی آخر الزماں ہیں لہذا وجود ان کا
کتاب اللہ کے ساتھ ضروری و لازمی ہے۔ پس وجود قرآن کے قائل اور اس پر نیز قول
رسولؐ پر ایمان رکھنے والے اس امام زماں کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے اور یہی
آپ کے وجود پر یقیناً دلیل قطعی ہے۔

دلیل سوم

علامہ الحموینی نے بروایت حضرت صادق آل محمد حضرت امام حسینؑ سے روایت

کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ولولا ما علی الارض منا لانساخت الارض باھلہا
یعنی اگر ہم میں سے کوئی ایک زمین پر موجود نہ ہوتا تو زمین مع اپنے رہنے والوں کے
منخسف ہوجاتی ہے یا دھنس جاتی پھر ارشاد فرمایا ولم تخل الارض منذ خلق
اللہ آدم من حجتہ اللہ فیہا ظاھر مشہور او غائب مستور ولا تخل
الی ان تقوم الساعتہ من حجتہ فیہا ولولا ذلک لم یعبد اللہ۔ یعنی
جب سے خدا نے آدم کو خلق کیا زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہی خواہ
وہ ظاہر و مشہود ہو یا غائب و مستور اور نہ روز قیامت تک خالی رہے گی اگر حجت خدا زمین
میں موجود نہ ہو تو خدا کی عبادت نہ کی جائے۔ مگر آج جبکہ عبادت خدا ہو رہی ہے تو ضروری
ہے کہ وجود حجت بھی موجود ہو ورنہ زمین کو دھنس جانا چاہیئے اور دنیا کو فنا ہوجانا چاہیئے
لیکن ایسا نہیں ہے لہذا ثابت ہوا کہ امام یا حجت خدا از اہل بیت نبوت و رسالت
لنگر زمین و آسمان حضرت قائم آل محمد امام آخر الزماں علیہ السلام ضرور موجود ہیں اور یہی
ثابت کرنا مقصود تھا)

یہ احادیث مابین الفریقین علماء اہل سنت و اہل تشیع مسلم ہیں جن سے کسی کو انکار کا
حق حاصل نہیں۔ لہذا ان اجمالی دلائل سے ظاہر ہے کہ زمین پر وجود حضرت حجت ضروری
ہے اگر تفصیلاً دیگر دلائل کے ملاحظہ کا شوق ہو تو کتاب صراط السوی فی احوال المہدی
کا مطالعہ کیا جائے جس میں علامہ سید محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی مرحوم نے تقریباً
۲۰۰ دلائل از عقل و قرآن و احادیث پیش کئے ہیں۔ نیز جناب محمد ابن محمد شافعی نے
کتاب کفایتہ الطالب میں پچیس باب صرف اسی موضوع پر لکھے ہیں۔

اب نمونتہً چند احادیث مسلم الفریقین حضرت امام مہدی کی ذات خاص کے متعلق

درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ابن عباس۔ انس۔ جابر۔ ابن ماجہ۔ احمد ابن حنبل۔ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اگر دنیا میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی ضرور اللہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو قائم کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہو گی۔

(۲) طبرانی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ مہدی ہم اہل بیت سے ہے اور ہمیں پر دنیا کا خاتمہ ہو گا جس طرح کہ ہم ہی سے افتتاح ہوا تھا۔

(۳) دیگر از طبرانی۔ روایت ہے کہ آنحضرت نے خبر دی کہ مہدی ادھر ادھر دیکھتا ہو گا کہ ناگاہ عیسٰی ابن مریم آسمان سے نزول فرمائیں گے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو گا اور پھر مہدی ان سے کہے گا کہ آگے بڑھئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے پس عیسٰی ابن مریم جواب دیں گے کہ اے مہدی نماز تیرے ہی لئے قائم کی گئی ہے۔ تب عیسٰی میرے فرزند مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے (یہی مضمون مسلم وغیرہ میں بجنسہٖ موجود ہے)۔

(۴) بخاری و مسلم میں موجود ہے کہ قال رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون بعدی اثنا عشر امیراً کلھم من قریش۔ رسولؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے جو کل قریش سے ہوں گے۔

یہ حدیث بہ اختلاف بعض الفاظ۔ صحیح بخاری میں تین ۳ طرح صحیح مسلم میں نو ۹ طرح ابو داؤد میں تین ۳ طرح ترمذی میں ایک طرح حمیدی میں تین طرح اور دیگر متعدد کتابوں میں متعدد طریقوں سے مروی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے

کہ چند مرتبہ آنحضرتؐ نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے کبھی قریش فرمایا کبھی تخصیص کر کے صرف بنی ہاشم فرمایا جس کے سبب کو کتاب ینابیع المودۃ میں مفصل درج کیا گیا ہے مگر بہر حال یہ ضرور تحقیق ہو گیا کہ خلفاء رسول مقرر و معین صرف بارہ ہیں اور انہیں پر تا روز قیامت قیام دین محمدی ہے لہذا اس خلافت کے حقدار سوائے آئمہ اہل بیت رسول اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی دوسرا خلیفہ آج موجود نہیں ہے اور جو اصحاب رسولؐ خلیفہ کہلائے وہ بارہ نہ تھے۔ نہ بنی امیہ میں بارہ تعداد پوری ہوتی ہے اور نہ یہ خلافت شاہان بنی عباس پر صادق آتی ہے۔ اسباب ظاہر ہیں جن کی توضیح کی چنداں ضرورت نہیں۔ لہذا صحیح صرف یہی ہے کہ ان خلفاء سے مراد صرف بنی ہاشم ہیں، اور وہی ائمہ و اہل بیت رسولؐ ہیں جن کے بارہویں حضرت امام مہدی حجت خدا موجود ہیں جن کی وجہ سے دین محمدیؐ و وجود عالم باقی و قائم ہے۔

قرآن میں آپ کا تذکرہ

(۱) (سورہ توبہ ع ۴) میں ارشاد باری ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون ۵ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غلبۂ ظاہری عطا کرے اگرچہ مشرکین برا مانتے رہیں۔ بذات خود اس آیت کے الفاظ اور دیگر احادیث شاہد ہیں کہ ابھی تک یہ وعدہ پورا نہیں ہوا کیونکہ ابھی

دوسرے دین عالم میں موجود ہیں اور پورے دین اسلام کو سب پر غلبہ حاصل نہیں
ہوا ہے۔ اس لئے مفسرین نے بیان کیا اور کتاب فصول المہمہ میں سعید ابن جبیر نے
روایت کی ہے کہ اس آیت میں مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ کے
آنے کے بعد ہی ایک دین کل عالم میں ہوگا اور دین اسلام کو غلبہ کلی حاصل ہوگا۔

(۲) (سورۂ انفعال ع ۴ بقر ع ۲۴) میں ارشاد باری ہے حتی لا تکون
فتنة ویکون الدین کله لله ٥ اور ان سے مقاتلہ کرو اس وقت تک جب
تک کہ فتنہ بالکل باقی نہ رہے اور دین کل کا کل دین حق رہ جائے اور کوئی دین
باطل عالم میں نہ رہے۔ ظاہر ہے کہ اس آیت کی تاویل ابھی ابھی تک نہ ہو سکی اور
وہ دن ابھی نہیں آیا۔ جبکہ دنیا میں سوائے دین حق دوسرا دین نہ ہو اور بالکل فتنہ
و فساد اٹھ گیا ہو خود رسول کے زمانہ میں ایسا نہیں ہو سکا اور نہ اب تک ہوا ہے بلکہ
یہ اسی وقت ہوگا جبکہ ظہور حضرت حجت ہو جائے گا۔ اور مشرکین کل عالم کے قتل کر دیئے
جائیں گے۔ بس صرف ایک دین اسلام ہی رہے گا۔
علاوہ ازیں بہت سی آیتوں میں اشارہ موجود ہے تفصیل کے لئے کتب مندرجہ
کا مطالعہ کیا جائے نیز اسی کتاب کے دوسرے حصہ کا انتظار کیا جائے۔

دیگر مذاہب و ملل کا عقیدہ آپکے متعلق

متفرق مذاہب و ملل و ادیان کے افراد نے خصوصی عبارتیں ظہور حجت کے متعلق
تحریر فرمائی ہیں جو مختلف کتابوں میں جابجا موجود ہیں چنانچہ جناب فاضل یزدجردی
نے کتاب نور الانوار میں رقم فرمایا ہے کہ آنحضرت کے مختلف تمام ہر دین و مذہب کے

ملت میں ہر زمانہ میں لیے گئے ہیں اور تمام کتب کفار و مسلمان و اہل کتاب اور توریت و زبور و انجیل و قرآن میں علیحدہ علیحدہ ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور ہر ایک نبی ولی صاحب علم نے آپ کو مختلف ناموں سے یاد کیا ہے جن کی مکمل تفصیل کتاب صراط السوی میں ہے تقریباً ۱۸۲ نام مع ہر نام کی اصلیت کے اور ۱۸۲ دلیلیں تخصیص امامت میں موجود ہیں طالبان رجوع کریں۔ دیگر علماء نے بھی ان کی تصریح بیان کی ہے مگر مشہور نام۔ قائم۔ مہدی۔ منتظر۔ صاحب الامر حجت۔ برہان وغیرہ اور صحف ابراہیم میں آپ کا نام صاحب۔ زبور میں قائم۔ توریت میں اوقیل مو۔ اور ماشیع۔ د اقید۔ اور انجیل میں مہمید اور فرنگیوں کی کتاب میں مسیح الزماں زردشت کی کتابوں میں سروش ایزد اور کتاب ارماطاس میں شماطیل اور نصاریٰ کی بعض کتب میں خسرو اور بعض صحف آسمانی میں کلمۃ الحق۔ آخری پیغمبر کی کتاب میں میزان الحق۔ کتاب ہزار نامہ ہند میں آپ کا نام لسند لیطارہ برہمنوں کی کتاب وید میں منصور۔ مجوس کے نزدیک آپ کا نام کیقباد دوم اور عرفا و صوفیا میں آپ کا نام قطب مشہور ہے۔ غوث آپ کا لقب خاص ہے اور صحرائی عربوں اور بادیہ نشینوں میں آپ ابو صالح کے نام سے مشہور ہیں۔ شعراء و ادباء بھی خصوصاً اسی نام سے ذکر کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں ہر علم کے علماء مثلاً منجمین و جفارین و رمالین و اہل کشف و ریاضت نے خواہ وہ متقدمین میں ہوں یا متاخرین میں آپ کا کچھ نہ کچھ ذکر ضرور کیا ہے اور آپ کے تشریف لانے کی خبر دی ہے۔ اُن میں سے اجمالاً کچھ اس مقام پر پیش کئے جاتے ہیں تاکہ باعثِ اضافۂ اعتقاد و یقین کامل ہو سکیں اور لائق ہوں

کی خرافات پر توجہ نہ دینے کا سبب بن سکیں۔

کتاب "پاتکل" جو ہندوستان کے کفار کی عظیم کتابوں میں سے ایک ہے اور اس کو آسمانی کتاب سمجھا جاتا ہے اس میں دنیا کی عمر کے بارے میں بحث کے بعد بتایا ہے کہ ہر دنیا اپنے چار دوروں میں تین سو چوراسی ہزار سال ختم کرتی ہے تو دنیا تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور اس کے بعد از سر نو تازگی حاصل کرتی ہے اور دنیا صاحب ملک پیدا ہوتا ہے اسی دنیا کے پیشوا کے بیٹوں کی نسل سے۔ چنانچہ اس دنیا کا انجام بھی پیشوائے آخر کے بیٹوں کی نسل کے ایک شخص کے ہاتھ پر ہوگا جس کے معجزے بے حد ہیں وہ تمام روئے زمین کو قبضہ میں کرے گا اور دنیا کے ہر ہر بت کو توڑ دے گا۔ الخ

دوم۔ شاکمونی جو کہ کفار ہند کے عقیدے کے موافق پیغمبر و صاحب کتاب ہے وہ کہتا ہے کہ یہ دولت دنیا اور اس کی حکومت دو جہاں کی مخلوق کے سید و سردار "کشن" کے بیٹے پر تمام ہوگی (کشن سے مراد آنحضرت رسول ؐ ہیں) تمام فرشتہ اس کی اطاعت کریں گے وہ تمام روئے زمین کو قبضہ میں کرے گا اور اس وقت دین ایک ہو جائے گا۔ الخ

سوم۔ کتاب وشن جوگ میں اس کے مصنف نے کہا ہے کہ آخر دنیا میں خدا کا دوست رکھنے والا آئے گا اور اس کا نام فرخندہ خجستہ ہوگا جو کہ مخلوق کو جاتن کے حکم سے زندہ کرے گا اور جاتن خدا کا نام ہے اور اس کی مدت سلطنت چار ہزار سال

چہارم۔ برہمنوں کی کتاب داد نگم میں تحریر ہے کہ اسلام آخر زمانے میں ظاہر ہوگا اور پھر وہ بھی ظالموں کے ظلم۔ عالموں کی بدکاری۔ زاہدوں کی ریاکاری اور

حاکموں کے ستم سے برطرف ہو جائے گا اور اس کے آخر زمانہ میں صرف اس کا نام ہی لوگوں کی زبان پر باقی رہے گا اور تمام عالم میں گمراہی پھیل جائے گی اس وقت "مماطا" کا آخر جانشین (مماطا اسم گرامی رسول اکرمؐ) ظہور کرے گا اور عالم کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا اور انسانوں کو ہدایت کرے گا اور علاوہ حق کچھ قبول نہ کرے گا۔

پنجم۔ کتاب اسرار العجم پارسیوں کی کتاب میں تحریر ہے کہ بعد میں عرب میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور پھر اس عرب کے پیغمبر کی لڑکی کے لڑکوں کی نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا اور اس پیغمبر کی لڑکی کا نام خورشید جہاں و شاہ زناں ہوگا اور وہ بچہ بادشاہ عالم ہوگا اور وہی جانشین پیغمبر ہوگا بحکم خدا۔ اس کی حکومت قیامت سے متصل ہوگی اور اس کے مذہب کا نام برہان قاطع ہوگا اس کے سامنے ملائکہ حاضر ہوں گے روح القدس بھی آئیں گے وہ مخلوق کو زندہ کرے گا اور خدا کے ایک ایک دشمن کو اور منافق کو "جن کے عجیب عجیب نام تحریر ہیں" جلائے گا وہ سامری کو زندہ کرے گا اور جلائے گا۔ چاہ دماوند سے ضحاک علوانی کو نکال کر جلائے گا اور اس کا نام بہرام ہوگا از نسل خورشید جہاں جو بیٹی سین کی ہوگی اور اس کی عمر سات گدھوں کی عمر کے برابر ہوگی۔ یعنی ۷ ہزار سال اور وقت خروج اس کی عمر ۳۰ قرن ہوگی وہ تمام دنیا کو ایک دین پر لے آئے گا۔

ششم۔ یہودی آپ کے تہہ دل سے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ماشیح پیدا ہوگا اور وہ ایسا بزرگ ہے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے (بہت سے یہودیوں کے پاس تفصیلی حالات موجود ہیں اور سینکڑوں واقعات کتابوں میں مندرج ہیں استند کرہ کتابوں کو ملاحظہ فرمائیے)

ہفتم۔ عیسائیوں کی اناجیل اربعہ۔ مثلاً مکاشفاتِ یوحنا، کلماتِ متی وغیرہ میں یہ کہا گیا ہے کہ ماہدی (مھدی) ظہور کرے گا اور عالم کو قبضہ میں کرے گا اور عیسائیوں کو قتل کردے گا اور جزیہ قبول نہ کرے گا (کتاب مقتضب الاثر میں جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بالتحقیق شب معراج میں خدا نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد زمین پر اپنی امت پر کسی کو اپنا جانشین بنایا ہے اور وہ خود اس امر کو بہتر جانتا تھا۔ میں نے عرض کیا ہاں اے پروردگار اپنے بھائی کو پھر ارشاد باری ہوا اے محمدؐ میں نے جب زمین کو دیکھا تو پہلی مرتبہ تجھکو اپنے لئے پسند فرمایا اور منتخب کیا اب جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ہوگا۔ دوسری مرتبہ میں نے علی ابن ابی طالب کو منتخب کیا اس کو تیرا وصی بنا دیا پس تو سید الانبیاء ہے اور وہ سید اوصیاء میں نے اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی اور اے محمدؐ میں نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اور باقی تمام ائمہ کو ایک ہی نور سے خلق کیا اور ان کی ولایت و خلافت کو ملائکہ پر پیش کیا انھوں نے قبول کر لیا اور جس نے انکار کیا وہ کافرین سے ہوا اے محمد اگر بندوں میں سے کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ مرجائے مگر وہ ان کی ولایت کا منکر ہو تو میں یقیناً اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔ اس کے بعد خدا نے مجھے میری خواہش پر ان کو وہیں دکھایا اور میں نے دیکھا۔ علی ابن ابی طالب حسن و حسین و علی ابن الحسین و محمد بن علی اور جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی کو اور حجت قائم کو ان سب کے درمیان ستارۂ درخشاں کی مانند دیکھا میں نے عرض کیا کہ

اے پروردگار یہ سب کون ہیں ارشاد ہوا یہ سب امام ہیں اور یہ جو کھڑا ہے وہ حلال
کرے گا حلال کو اور حرام کرے گا حرام کو اور میرے دشمنوں سے بدلہ لے گا اور اے محمد
تم بھی اس کو دوست رکھو اور اس کو بھی جو اس کو دوست رکھتا ہے۔ جابر کہتے ہیں
کہ جب سالم حجر اسود کو چوم کر لوٹا تو میں اس کے ساتھ ہو لیا اور اس سے کہا کہ اے
ابا عمر میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آیا تجھے تیرے باپ کے سوا کسی اور
شخص نے بھی ان ناموں کی خبر دی ہے تو اس نے کہا ہاں میں ایک روز اپنے باپ کے
ہمراہ کعب الاحبار یہودی کے پاس بیٹھا تھا پس میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا بالتحقیق
اس امت میں بعد پیغمبر کے امام و نقباء بنی اسرائیل جتنے ہوں گے اسی اثنا میں علی ابن
ابی طالب ظاہر ہوئے پس کعب نے کہا یہ جانے والا ان کا اول ہے اور گیارہ اشخاص
اس کے فرزندوں میں سے ہوں گے اور پھر کعب نے ان کے وہ نام جو توراۃ میں ہیں
بیان کئے۔ نقرثیب۔ قیذوا۔ دبیرا۔ مفسورا۔ مسموعاہ۔ دوموہ۔ مثبو۔ ہذار۔ یثیموا
بطور۔ نوفش۔ قیدموا۔ نیز ابو عامر ہشنانی دستوانی بیان کرتا ہے کہ اس نے مقام
حیرا میں جو کربلا سے قریب ہے ایک یہودی سے ملاقات کی جس کو عثو ابن اوسوا
کہتے تھے اور وہ علماء یہود سے تھا پس میں نے ان اسماء کی بابت اس سے سوال کیا اور معنی
پوچھے۔ تو اس نے کہا کہ یہ نام نہیں ہیں اگر نام ہوتے تو ناموں کے سلسلے میں آتے
البتہ یہ عبرانی زبان میں ایک جماعت کے اوصاف جمیلہ ہیں اور یہ بالکل درست ہیں
کیونکہ توریت میں بھی اسی طرح ہیں ہاں اگر تو میرے سوا کسی اور سے پوچھے تو وہ
ہرگز ان کے معانی تجھ کو نہ بتائے گا یا قصداً یا عدم واقفیت کی بنا پر میں نے پوچھا
قصداً کیوں نہ بتائے گا تو اس نے کہا کہیں یہ بات دین کے باطل ہونے پر معین نہ

ہو جائے اور دوسروں کو بصیرت حاصل نہ ہو جائے۔ اور میں نے تجھ سے اس لئے صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ میں اولاد حضرت ہارون بن عمران سے ہوں اور محمد مصطفےٰ پر ایمان لے آیا ہوں البتہ یہودیوں سے اسلام کو پوشیدہ رکھتا ہوں اب تیرے بعد کسی پر ظاہر بھی نہ کروں گا یہاں تک کہ مر جاؤں۔ اور میں نے اپنی کتابوں میں دیکھا ہے کہ ہم پیغمبر اسلام پر ظاہراً ایمان نہیں لائیں گے البتہ باطناً ایمان ہو گا حتی کہ مہدی قائم جو ان کے فرزندوں میں سے ہے وہ ظاہر ہو پس ہم میں سے جو اس کو دیکھے اور پائے اس کو چاہیے کہ ضرور ایمان لے آئے کیونکہ وہ تمام دینوں پر غالب آئیں گے اور حضرت مسیح ان کے ساتھ خروج کریں گے اس کے بعد میں نے عرض کیا برائے مہربانی ان اسماء کے معنی تو مجھے بتا دیجئے اس نے کہا اچھا مگر سوائے اہل کے کسی اور کو اس کی خبر نہ دینا۔

نقرتیب[۱]۔ اول اوصیاء و خلیفۂ آخر انبیاء۔ قیذوا[۲]۔ ثانی وصی اول عترت اخیار دبیرا[۳]۔ عترت دوم و سید الشہدا۔ مفسورا[۴]۔ سردار عبادت کرنے والوں کا۔ سبموعا[۵] وارث علم النبیین اولین و آخرین۔ دومسوہ[۶]۔ دریائے علم الٰہی۔ مثبوا[۷]۔ تمام قبیلوں سے بہتر۔ ہذار[۸]۔ آوارہ وطن۔ غریب الغربا۔ شیموا[۹]۔ تھوڑی عمر اور بڑے آثار والا۔ لطبور[۱۰]۔ اس کا چوتھا نام ہے یعنی علی چہارم۔ نوقس[۱۱]۔ وہ اپنے چچا کا ہمنام ہے یعنی حسن۔ قیذ شوا[۱۲]۔ اپنے ماں باپ سے پوشیدہ حکم خدا سے غائب اور اس کے حکم کو قائم رکھنے والا۔

حسن بن سلیمان یہودی عالم نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ جس کو شیخ نعمانی نے لکھا ہے۔

ولادت باسعادت وشکل وشمائل حضرت حجۃ

اکثر احادیث اور کل علماء شیعہ اور اکثر علماء اہل السنت والجماعت بالتصریح بیان کرتے ہیں کہ والد ماجد جناب صاحب الزماں حضرت امام الحسن العسکری بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہیں اور جناب شیخ جلیل وفاضل بے نظیر فضل بن شاذاں جنہوں نے بعد ولادت صاحب الزماں اور قبل وفات حضرت امام عسکری وفات پائی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ان سے محمد بن علی بن حمزہ بن الحسین بن عبید اللہ بن عباس بن ابی طالب نے روایت کی اور انہوں نے بیان کیا کہ امام حسن العسکری نے فرمایا۔ ولی خدا حجت خدا اور میرے بعد میرا خلیفہ ختنہ شدہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ نزدیک طلوع صبح صادق پیدا ہوا اور اول جس نے اس کو غسل دیا وہ رضوان خازن بہشت تھا اس کے ہمراہ دیگر ملائکہ مقربین تھے جنہوں نے اس کو آب کوثر وسلسبیل سے غسل دیا اور ان کی ماں کا نام انہیں راوی نے ملیکہ بتایا اور کہا کہ کبھی ان کو سوسن کبھی ریحانہ کبھی صقیل اور کبھی نرجس کہتے تھے۔ گویا معلوم ہوا کہ اصل نام ملیکہ تھا مگر دیگر القابات تھے اور خود حضرت امام حسن عسکری نے ان کو دختر قیصر روم فرمایا ہے۔

اور ان سب باتوں کی تصدیق اکثر علماء اسلام اہل سنت والجماعت نے بھی کی ہے جن کے چند نام یہ ہیں۔ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی السنی الشافعی شیخ نور الدین علی بن محمد الصبّاغ السنی المالکی۔ الفقیہ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قز علی بن عبد اللہ البغدادی الحنفی۔ حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری حنفی مشہور

خواجہ پارسا البوالمسیح عبدالحق الدہلوی - عبدالرحمٰن صوفی مصنف مراۃ الاسرار
شیخ الاسلام شیخ احمد جامی - شیخ عطار مولانا شمس الدین تبریزی - سید
نعمت اللہ ولی - وغیرہ وغیرہ
تاریخ ولادت - روایت صحیح متفق علیہ روز جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ بوقت
صبح - ہے چنانچہ شیخ سلیمان القندوزی السنی نے چند سلسلوں سے جناب حکیمہ
خاتون دختر محمد الجواد سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھ کو ایک دن ابومحمد الحسن
نے بلایا اور کہا اے پھوپھی آج کی شب ہمارے ہی پاس افطار کیجئے کہ یہ شب نصف
شعبان ہے اور اللہ تعالیٰ اس شب میں اپنی حجت اپنی زمین پر ظاہر کرے گا
اس شب کو وہاں ٹھیر گئی بعد افطار سو گئی - وقت سحر اٹھی اور میں نے الم سجدہ
سورہ یٰسین تلاوت کی کہ ناگہاں نرجس خاتون بیقرار ہوئیں - جو نہی میں نے کپڑا
کھولا بچے کو سجدہ میں دیکھا - ابومحمد الحسن نے مجھے ندا دی کہ بچے کو لاؤ میں لے گئی
انہوں نے اس کو اپنے سینے پر کھڑا کیا اور اپنی زبان اس کے منہ میں دی اور آنکھوں
کانوں اور تمام جوڑ بند پر ہاتھ پھیرا پھر فرمایا - اے فرزند بولو پس اس نے کہا
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً
عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر سب آئمہ پر درود پڑھا
یہاں تک کہ اپنے والد کا نام بھی لیا پھر میں بچے کو ماں کے پاس لے کر گئی بچے نے
اپنی والدہ کو سلام کیا - اور گود میں لے لیا - پھر میں ساتویں دن آئی تو بچے کو
کو دیکھا اور اس نے کلمہ شہادت وغیرہ پڑھا اور یہ آیت تلاوت کی ونرید ان
نمن علی الذین استضعفو فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین

پھر میں ایک دن اور آئی تو پردہ اٹھا کر دیکھا مگر بچے کو نہ پایا میں نے دریافت کیا کہ مولود
کہاں ہے امام نے فرمایا ہم نے اس کو خداوند حفیظ قدیر کے سپرد کر دیا جس کی سپرد
ام موسیٰ نے موسیٰ کو کیا تھا۔ پھر فرماتی ہیں کہ ہر چالیس دن کے بعد مولود خدمت امام
میں آتا رہا اور اپنے والد کی وفات سے کچھ دن پہلے تک مرد جوان نظر آنے لگا تو میں
نے ان کو نہ پہچانا تب امام نے فرمایا پھوپی اماں فرزندانِ انبیاء و اصفیاء ایک ماہ
میں اتنے بڑھتے ہیں جتنا عوام الناس ایک سال میں جیسے جناب ابراہیم و موسیٰ و
خود جناب محمد مصطفیٰ۔ پھر فرمایا کہ یہی فرزند میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب عالم
سے کوچ کرنے والا ہوں پس ان کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ یہاں تک
کہ امام نے انتقال کیا تب سے ہر روز صبح و شام صاحب الامر کے پاس جاتی ہوں
اور جو کچھ سوالات مجھ سے پوچھے جاتے ہیں اس کا جواب جناب مجھے بتاتے ہیں
میں سائلین تک پہنچا دیتی ہوں۔ خدا کی قسم کبھی میں دریافت کرنے کا ارادہ ہی کرتی
ہوں کہ سوال سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔ اس روایت کے راوی محمد ابن
عبداللہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم حکیمہ خاتون نے مجھ کو وہ باتیں بتائیں اور وہ
جوابات دیئے جن کی خبر علاوہ خدا کے کسی کو نہ تھی پس میں نے یقین کر لیا کہ جو
کچھ آپ فرماتی ہیں سچ ہے۔ نیز ان واقعات کی تصدیق عقید خادم امام نے بھی
کی ہے اور نسیم اور ماریہ کنیزوں نے بھی شہادت دی ہے۔

عقیقہ ابو جعفر عمری سے روایت ہے کتاب اکمال الدین میں کہ امام نے
مجھے بلایا اور فرمایا ہمارے لئے دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت
خریدو اور بنی ہاشم میں تقسیم کر دے اور تین سو بکرے عقیقہ کر۔ اور محمد بن ابراہیم کوفی

کہتے ہیں کہ امام حسن عسکری نے ایک شخص کے گھر بکری ذبح کی ہوئی بھیجی اور فرمایا میرے بیٹے م ح م دؑ کے عقیقہ کی ہے۔

شکل و شمائل بحار و بحوالہ باقر العلوم روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین نے ممبر پر فرمایا کہ ایک مولود میری اولاد سے آخر الزماں میں خروج کرے گا جس کا رنگ سفید مائل بہ سرخی شکم اور رانیں چوڑی شانوں کی ہڈیاں بڑی ہوں گی پشت پر دو خال ہوں گے ایک برنگ جلد دوسرا مثل خال پیغمبر اس کے دو نام ہیں ایک پوشیدہ ایک ظاہر۔ جو پوشیدہ ہے احمد ہے اور جو ظاہر ہے م ح م دؑ ہے جس وقت اپنے علم کو جنبش دے گا مشرق و مغرب تک عالم منور ہو جائے گا اس کے خروج کے وقت کوئی مردہ ایسا نہ ہوگا جو خوش نہ ہو بلکہ مردے ایک دوسرے کو بشارت خروج دیں گے۔ مختصر یہ کہ تمام احادیث و اقوال ائمہ کے خلاصہ کے بعد آپ کے اوصاف جسمانیہ و شمائل کا ماحصل یہ ہے جو ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیے۔

سر مدور۔ بال خوبصورت شانوں تک لٹکے ہوئے سر پر مانگ جیسے دو واؤں کے درمیان الف۔ چہرہ نورانی سفید۔ پیشانی فراخ و درخشندہ۔ ریش مبارک سیاہ گھنی و گنجان۔ ناک لمبی و پتلی ستواں۔ آنکھیں سرمگیں اور بڑی چمکدار مگر نیچے کو دبی ہوئی (نہ ابلی ہوئی) ابرو کشیدہ کمانی دار مگر دونوں ابروؤں کے درمیان کچھ بلندی دندان کشادہ و چمکدار۔ رخسار کم گوشت۔ اور ایک رخسار پر تل سیاہ۔ چہرے اور سر پر کوئی نشان۔ سینہ چوڑا۔ شانے ڈھلواں بھرے ہوئے دونوں شانوں کے درمیان کشادگی پشت پر دو نشان ایک برنگ جلد دوسرا برنگ نشان نبی نیز شانے کے نیچے ایک نشان دیگر مثل نشان مہر نبوت شکم فراخ۔ قد معتدل (نہ لمبا نہ کوتاہ)۔

جسم بھرا ہوا قوی۔ رانیں پُر گوشت۔ داہنی ران پر تل گھٹنے نیچے کو جھکے ہوئے۔ ہتھیلیاں پُر گوشت زبردست۔ رنگ سفید مائل بہ سرخی جس پر کبھی کبھی شب بیداری کی زردی نمایاں ہو جاتی ہے۔ جسم سے نور کی شعاعیں نکلتی ہیں اور بدن اقدس خلعتہائے نورانی سے مزین۔ خلق و خلق و بہت مشابہ بہ رسول اکرمؐ۔

غیبت درحقیقت غیبت سنت انبیاء و اوصیائے مرسلین ہے اور تمام انبیاء کے واقعات کے مطالعہ سے تفصیلاً پتہ چلتا ہے کہ کثرت سے انبیاء و اوصیاء غائب رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی کچھ انبیاء کا ذکر آیا ہے کل کا نہیں آیا وجہ یہ ہے کہ بعض انبیاء بالکل بظاہر رہے ہیں ان کا ذکر ہے ورنہ کثرت سے غائب ہی رہے ہیں جن کا ذکر موجود نہیں ہے۔

نیز تمام انبیاء سابقین پر ایمان رکھنا ضروری اور تمام امت پر فرض۔ اگر ایک پر بھی نہ لائے تو مسلمان نہیں اب تمام انبیاء گزر چکے اور سب ہم سے بالکلیہ غائب ہیں ایک بھی بظاہر موجود نہیں اور جو زندہ موجود ہیں وہ بھی غائب۔ مثل حضرت ادریسؑ، عیسٰیؑ الیاسؑ و خضرؑ وغیرہ جو اپنے پورے زمانوں میں بھی بالکل ظاہر نہیں رہے ان سب پر ایمان لانا فرض ورنہ مسلمان نہیں تو گویا غیب پر ایمان لانا ضروری وجزو فرائض اسلام میں داخل نہ ان کی عمر کی طرف کوئی اشتباہ کہ یہ زندہ کیسے ہیں اور طویل عمر کیسے ہے مجال چون و چرا نہیں بلکہ ایمان بالغیب افضل ترین ایمان میں شمار ہے جس میں اشتباہ کی گنجائش نہیں تو پھر بنی اسرائیل میں سے کوئی وصی غائب ہو جائے تو ایمان رکھنا ضروری اور اگر ہمارے رسول کے اوصیاء میں سے کوئی غائب ہو تو کیسے مسلمان شک و شبہ کرتا ہے اور خود ہم نے تو اپنے رسولؐ کو بھی نہیں دیکھا مگر ان پر ایمان رکھنا واجب ہے اور انکار دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ قرآن اور خود آنحضرتؐ کی احادیث آیے

پتہ ویسے ہی ہیں اور انہیں احادیث میں آپ نے امام آخر الزماں کی غیبت کے لئے بھی فرمایا ہے
اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی غیبت پر نہ رکھے وہ کافر ہے
اب علاوہ کافر کے کسی کو مجال دم زدن نہیں رہتی اور کافر خود مقر ہیں کہ آپ
آئیں گے اس لئے آپ کی غیبت میں دنیا بھر میں کسی کو شبہ نہیں ہے علاوہ جہال دبیدیا
حضرات کے۔ رہا طول عمر تو جو شخص ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یعنی خدا کو ہر بات
پر قدرت ہے کا قائل ہے وہ انکار نہیں کر سکتا کہ خدا ایک شخص کو اگر قیامت تک
قائم رکھے تو کوئی فعل تعجب نہیں جبکہ دوسری مثالیں بھی موجود ہیں۔

یہی جب ہے کہ حضرت سید الساجدین نے ارشاد فرمایا کہ قائم اہل بیت میں سات
نبیوں کی سنت ہے یعنی آدم و نوح۔ ابراہیم و موسیٰ عیسیٰ ایوب اور محمد مصطفےٰ سنت
آدم و نوح۔ طول عمر سنت ابراہیمی۔ اخفائے ولادت اور لوگوں سے کنارہ کشی
سنت موسیٰ۔ خوف جہالت و ضلالت جہال و ضلال سنت ایوب بعد اس
ابتلاء و مصیبت کے کشائش و فرح حاصل ہو گی اور سنت محمدی خروج بالسیف
اور سنت عیسیٰ لوگوں کا اختلاف کوئی کہتا ہے مر گئے اور کوئی کہتا ہے زندہ ہیں
واپس آئیں گے۔

مختصر یہ کہ غیبت عمومی تو آپ کو روز ولادت سے ہی تھی اور خود حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے زمانے میں لوگوں کو غیبت سے مانوس کر رہے تھے
آپ عموماً پس پردہ سے ہمکلام ہوتے اور کبھی سوالات منگا کر جواب دیدیا کرتے
تھے تاکہ مسلمان اس کے عادی ہو جائیں۔ چنانچہ آپ خود اپنی حیات میں خاص
معتمدین و موثقین ہی کو آنحضرت کو دکھایا کرتے تھے اور ان سب کو حکم تھا کہ

اظہار نہ کریں۔ یہاں تک کہ ۲۶۰؁ھ آٹھ ربیع الاول کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور ۹ ربیع الاول ۲۶۰؁ھ کو حضرت صاحب العصر امام ناطق ظاہری خلافت الٰہیہ پر مسند نشین ہوئے جس کی وجہ سے ہر سال اس تاریخ کو شیعوں میں بکثرت خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ عمر سعد سردار لشکر یزید بھی اسی دن فی النار ہوا ہے اس لئے مزید خوشی ہوتی ہے مگر جہال اسلام پر بنائے بے خبری نہ معلوم کیا کیا خیال کرتے ہیں اور حقیقت سے بے خبر ہیں۔

اسی دن سے آپ کی غیبت صغریٰ کا زمانہ شروع ہوتا ہے تا غیبت کبریٰ آپ کا طرز معاشرت یہ رہا کہ بہت خاص و معتمد لوگوں میں سے کسی ایک کو اپنا متولی قرار دیتے اور یہی متولی مومنین کا وکیل قرار پاتا جو اموال خمس و زکوٰۃ لوگوں سے لیکر امام علیہ السلام تک پہنچاتا اکثر لوگ امام علیہ السلام سے بالمشافہ جواب لیتے البتہ جناب حکیمہ خاتون تا حیات مومنین کا واسطہ رہیں انہیں وکلاء خاص کو نواب خاص سے تعبیر کیا جاتا ہے جن کے نام اول۔ عثمان ابن سعید۔ دوم ابوجعفر بن عثمان بن سعید سوم ابوالقاسم الحسین بن روح چہارم ابوالحسن علی بن محمد السمری ہیں

جب ان سے سوال کیا گیا کہ اب کس کو وصایت وکالت دی جائے گی تو انہوں نے جواب میں فرمایا للہ امر ھو بالغلہ اور ان کے بعد غیبت تامہ کبریٰ واقع ہوئی اور بنا بر روایت صحیحہ ۳۲۹؁ھ سے غیبت کبریٰ شروع ہوئی اس لئے ۱۳۲۹؁ھ کو پورے ایک ہزار سال ہوئے مگر قرآن کی زبان میں ایام ربوبیتی میں ایک دن ہزار سال کا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (سجدہ) اور ۱۳۲۹؁ھ کے بعد دوسرا دن

شروع ہوتا ہے جو نئے آثار و حوادث لاتا ہے تو گویا بہ نگاہ قدرت الٰہی ۱½ دن بھی غیبت نہیں ہوئی یہ نیابت جس کا ذکر ہوا صرف دعویٰ سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ نص صریح امام علیہ السلام سے ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو محمد حسن بن مکتب کہتے ہیں کہ میں بغداد میں امام کے چوتھے نائب سمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک تحریر و توقیع نکال کر لوگوں کو دکھا رہے ہیں جس کے الفاظ یہ تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا علی بن محمد السمری اعظم اللہ اجر اخوانک فیک فانک میت بین ستۃ ایام فاجمع امرک ولا توص الی احد فیقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبۃ التامۃ فلا ظہور الا بعد اذن اللہ تعالیٰ ذکرہ وذالک بعد طول الامر وقسوۃ القلوب وامتلاء الارض جوراً وسیاتی من شیعتی من یدعی المشاھدۃ الا فمن ادعی المشاھدۃ قبل خروج السفیانی والصیحۃ فھو کذاب مفتر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یعنی اے علی بن محمد سمری خدا تیرے بھائیوں کو تیری مصیبت میں اجر عظیم عطا فرمائے کیونکہ تو چھ دن میں مرنے والا ہے پس تیار ہو جا اور کسی کو اب وصیت نہ کر کہ وہ تیرا قائم مقام ہو کیونکہ غیبت تامہ کبریٰ واقع ہو گئی پس اب میں ظاہر نہ ہوں گا مگر بعد اذن خدا اور یہ ایک طولانی مدت کے بعد ہو گا جبکہ لوگ قسی القلب ہو جائیں گے اور زمین جور سے بھر جائے گی اور عنقریب بعض شیعہ مشاہدہ کا دعویٰ کریں گے آگاہ ہو کہ جو خروج سفیانی اور صیحہ آسمانی سے پہلے دعویٰ مشاہدہ[1] کرے وہ کاذب و مفتری ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

---

[1] جو جھوٹے دعویداز مہدویت ہیں ان کے لئے آپ کی یہ تحریر بھی کافی ہے۔

بوقت غیبت کبریٰ آپ کی عمر ۷۴ سال تھی اور زمانہ غیبت صغریٰ ۶۹ سال رہا۔ اب آپ کا ظہور جب ہوگا جبکہ خدا چاہے گا اور علامات مندرجہ ظاہر نہ ہولیں گی اس لئے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ ان علامات کو یاد رکھے کیونکہ بظاہر آثار و علامت قرب ظہور کو ظاہر کرتے ہیں۔ واللہ یعلم بالغیب۔

علاماتِ ظہور

شکل و شمائل بیان کی جا چکی حسب و نسب تحریر کیا جا چکا غیبت وغیرہ کے متعلق سب کچھ اجمالاً لکھ دیا گیا۔ ان تمام چیزوں پر عقیدہ رکھنے اور ایمان لانے کے بعد اب صرف ظہور باقی رہ جاتا ہے۔ اور روزانہ کے حالات کا مشاہدہ اور بڑھتی ہوئی ضلالت و گمراہی کے پیش نظر کچھ احساس ہوتا ہے کہ اب یقیناً وقت ظہور قریب ہے مگر عدم واقفیت و معرفت کی بنا پر اگر ظہور ہو بھی جائے اور ہم نہ پہچانیں اور کنارہ کش ہی رہیں تو افسوس ہے ہماری موت و حیات پر۔ اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ بغور ان علامات مندرجہ کو ملاحظہ کریں اور اصل امام کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ اور خدا سے دعا کریں کہ کاش ہمارا نام بھی ان کے انصار میں شمار کر لیا جائے آمین۔ آپ کے ظہور کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں تفصیلاً علامات درج ہیں مگر یہاں اجمالاً تحریر کی جاتی ہیں تاکہ ہر شخص یاد رکھ سکے اور غور کرے کہ اب سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر رسول اکرمؐ و آئمہ طاہرین کی نگاہیں زمانے کے دورِ آخر کے حالات کو کس طرح ملاحظہ فرما رہی تھیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ کیا کیا علامت پوری ہو چکی ہے اور کیا باقی ہے۔

دورِ آخر زمانہ

اس سلسلہ میں کتاب جامع الاخبار میں جناب صدوق علیہ الرحمۃ نے بہت سے واقعات تحریر فرمائے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دن جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہا حججت مع رسول اللّٰہ حجۃ الوداع فلما قضی النبی الخ۔ یعنی خود انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حج کیا جناب رسول مختار کے ساتھ حجۃ الوداع میں پس جب پیغمبرؐ اعمال حج سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا! یھا الناس آج یقیناً میں کعبہ کو وداع کر رہا ہوں اس کے بعد کعبہ کے در کو حلقہ کیا اور بآواز بلند لوگوں کو پکارا تمام اہل مسجد جمع ہو گئے اور بازار والے بھی آ گئے اس وقت آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس کو سنو اور جو موجود نہ ہوں ان تک پہنچا دو۔ اس کے بعد آپ نے رونا شروع کیا جس سے تمام حاضرین بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو خدا تم پر رحمت فرمائے تم اس زمانہ میں مثل اس درخت کے پتے کے ہو جس کے درمیان کوئی کانٹا نہ ہو اور چار سو سال یہی حالت رہے گی اس کے بعد دو سال تک پتے اور کانٹے ملے جلے ہوئے ہوں گے اور پھر اس کے بعد کانٹے ہی کانٹے آئیں گے جس میں کوئی پتہ نہ ہوگا" اور وہ ایسے لوگ ہوں گے" جن میں نہ نظر آئیں گے مگر شمگر بادشاہ کنجوس مالدار، مال کی طرف رغبت کرنے والے علماء، جھوٹے فقیر۔ اس کے بعد پھر آپ نے گریہ شروع کر دیا۔ تب سلمان اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ سب کس وقت ہوگا۔ حضرت نے جواب دیا اے سلمان اس وقت جبکہ علماء کم ہو جائیں گے۔ زکوٰۃ دینا بند ہوگا انکار کرنے والے ظاہر ہوں گے مسجد میں آوازیں بلند ہوں گی۔ دنیا کو

بالائے سر اور علم کو زیر قدم قرار دیا جائے گا خود آپس کی گفتگو کی تکذیب کی جائے گی کیونکہ ان کی محفلوں میں جھوٹ کی کثرت ہوگی۔ ایک دوسرے کی غیبت ان کا شیوہ ہوگا حرام کو غنیمت سمجھا جائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم نہ کرے گا اور چھوٹا بزرگ کا احترام پیش نظر نہ رکھے گا پس اس وقت ان پر لعنت ہوگی ان کے درمیان دشمن پیدا ہو جائیں گے دین اسلام سے علاوہ لفظی اسلام کچھ باقی نہ رہے گا اس وقت انتظار کرنا چاہیے سرخ ہواؤں کے چلنے آسمان سے پتھر برستے یا چہروں کے مسخ ہو جانے کا۔ اس وقت بعض اصحاب نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب کس وقت ہوگا۔ تب فرمایا اس وقت جبکہ نمازوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا۔ شہوتوں کی پیروی کی جائے گی۔ شراب نوشی عام ہوگی۔ ماں باپ کو گالیاں دی جائیں گی۔ مرد اپنی عورتوں کے احکام پر عمل کرینگے ہمسایہ ہمسایہ پر ظلم کرے گا۔ بزرگوں کے دل سے رحم جاتا رہے گا۔ بچوں میں شرم کم ہو جائے گی۔ مکانوں کی بنیادیں محکم رکھی جائیں گی۔ غلام اور کنیزوں پر ظلم کیا جائے گا۔ نفس کی خواہش کی وجہ سے گواہی دی جایا کرے گی۔ ظلم و ستم سے حکمرانی ہوگی۔ بھائی بھائی سے حسد کرے گا۔ شرکا آپس میں خیانت کریں گے۔ وفا کم ہو جائے گی۔ زنا کھلم کھلا کیا جائے گا۔ مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنی زینت کریں گے اور حیا کا مقنع عورتوں سے دور ہو جائیگا لوگوں کے دل تکبر سے بھرپور ہوں گے۔ احسان کم اور حرام کاری ظاہر ہوگی گناہانِ کبیرہ آسان سمجھے جائیں گے۔ لوگ مال کی وجہ سے طالب مدح ہوں گے۔ مال بکثرت گانے بجانے میں صرف کیا جائے گا (سینما وغیرہ) آخرت کی مطلق فکر نہ ہوگی صرف دنیا میں مشغول ہوں گے۔ پرہیزگاری کم لالچ زیادہ فتنے اور پریشانیاں بہت ہو جائیں گی۔ مومن ذلیل منافق عزیز سمجھا جائے گا مسجدیں اذانوں کی آوازوں سے معمور ہوں گی

مگر دل ایمان سے خالی ہوں گے۔ چہرے شکل انسانوں کے مگر دل مثل شیطانوں کے ہوں گے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مجھے دھوکا دیتے ہیں۔ (افحسبتم انما خلقناکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون الخ) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بیکار خلق کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں ہو مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی اگر تمہارے درمیان پرہیزگار اور میری عبادت کرنے والے لوگ نہ ہوتے تو یقیناً میں تم پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین سے گھاس کا ایک تنکا بھی نہ اگتا۔ تعجب ہے۔ ان لوگوں پر جن کے مال ان کے خدا ہیں اور امیدیں دراز لیکن عمریں کوتاہ وہ اپنے مالک تک پہنچنے کا لالچ کرتے ہیں مگر نہیں پہنچ سکتے بغیر عمل اور عمل نہیں کیا جا سکتا بغیر عقل۔

پھر فرمایا کہ لوگوں پر وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ ان کے پیٹ ان کے خدا ہوں گے (پرستش شکم ہوگی) یعنی صرف اسی فکر میں غرق رہیں گے) اور ان کی عورتیں ان کا قبلہ وکعبہ ہونگی اور ان کے پیسے اور مال ان کا دین ہوں گے ان کے درمیان علاوہ لفظی اسلام وایمان کے کچھ باقی نہ ہوگا۔ قرآن کا صرف درس ہوگا مسجدیں معمور ہوں گی مگر دل ہدایت سے خراب ہونگے یعنی وہ لوگ مطلق ہدایت یافتہ نہ ہوں گے وعلماءھم اشر خلق اللہ فی وجہ الارض (علماء سوء) یعنی ان کے زمانے کے علماء مخلوقات میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے اس وقت خداوند عالم ان کو چار چیزوں میں مبتلا کرے گا۔ (۱) بادشاہوں کے جور وستم (۲) قحط (۳) حاکموں اور سرداروں کے ظلم (۴) بتوں کی پرستش میں۔ صحابہ نے یہ سنکر تعجب کیا اور عرض کی یا رسول اللہ مسلمان ہو کر بتوں کی پرستش کیسے ہوگی آپ نے فرمایا ان کے نزدیک ہر پیسہ ایک بت ہوگا۔

علامات ظہور

خاص الخاص

آپ کے ظہور کی علامتیں مختلف کتابوں میں بکثرت موجود ہیں مگران کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) حتمیہ یعنی وہ جو یقیناً قبل از ظہور واقع ہوں گی مثل خروج سفیانی صیحہ آسمانی (آسمانی چیخ) خروج یمانی۔ وغیرہ اور یہ سب آپ کے ظہور سے متصل ہیں (۲) معلقہ وشرطیہ بمشیت الہی۔ یعنی اگر خدا چاہے گا تو واقع ہوں گی ورنہ عابدوں کی عبادت کی وجہ سے وہ برطرف کردی جائیں گی۔

(۳) خود آنحضرت سے متعلق چند علامات ہیں۔ مثلاً جب خدا چاہے گا کہ آپ کا ظہور ہو تو آپ کی تلوار خود بخود غلاف سے باہر آئے گی اور بزبانِ فصیح عرض کرے گی اخرج یا ولی اللہ الخ اے ولی خدا خروج کرو (۲) بنابر روایت نور الانوار آپ کا علم جو لپٹا ہوا ہے خود بخود کھل جائے گا اور بلند ہوگا اور عرض کرے گا۔ یا ولی اللہ اقتل اعداء اللہ (۳) خود جبرئیل امین گھوڑا لے کر حاضر ہونگے (مطابق فرمان حضرت امام حسن عسکری ؑ) یہ بھی پایا جاتا ہے کہ آپ کے پاس تین علم ہیں جن کے پھریروں پر بالتدریج لکھا ہوا ہے۔

ایک پھریرے پر۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

دوسرے پر۔ یوفون بالنذر ویخافون یوماً کان شرہ مستطیرا۔

تیسرے پر۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وخلیفتہ
والحسن والحسین وتسعتہ من ولد الحسین۔

کتاب نور الانوار میں تحریر ہے کہ عام علامتوں میں دنیا میں مذہبوں کا بے حد
ضروری ہے جیسا کہ ۱۲۵۴ھ میں عرب میں اور ۱۲۶۷ھ میں ایران میں اور اس کے
بعد ہندوستان میں آچکی ہیں اور اب بحران کے حملے کے امکانات زیادہ ہوتے
رہتے ہیں۔ انیز دریاؤں میں طغیانی اور پانی میں سانپوں کی کثرت

حتمیہ علامات کے متعلق جو ظہور کے بالکل قریب ہیں ایک سفیانی کا خروج
ہے۔ چنانچہ فاضل بروجردی ایرانی تحریر فرماتے ہیں کہ وہ مردود ایک مرد ہے
چار رشانوں کا۔ بدصورت۔ آبلہ رو۔ گندہ سر۔ نیلی آنکھ۔ جو دیکھے کہے اعور ہے
اور اس نے آج تک خدا کی مطلق عبادت نہیں کی۔ اس کا نام عثمان اور اس کے
باپ کا نام عتبہ یا عنبسہ ہے۔ وہ اولاد ابوسفیان بن حرب یا سفیان بن قیس
کی اولاد سے ہے جو ماہ رجب میں بے آب وگیاہ جنگل سے جو مکہ کے قریب ہے خروج
کرے گا اور پانچ شہروں پر متصرف ہو جائے گا اور مقصد ان شہروں سے ملک شام
کے شہر ہیں یعنی دمشق وحمص وفلسطین وغیرہ لیکن اس کا خروج زمین پر ایک
بہت بڑے فتنہ کے بعد ہو گا (جنگ عظیم کی جانب اشارہ ہے) پھر وہ طلوع
تین ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا۔ عورتوں کی بے عصمتی کرتا ہوا کوفہ کی جانب آئے گا
اور حکم دے گا کہ منادی ندا کرے کہ جو محب اہل بیت رسول کے ایک سر کو کاٹ کر
لائے گا اس کو ایک ہزار درہم دیئے جائیں گے پس لوگ مال دنیا کے شوق میں ایک
دوسرے کو اس کے جال میں پھنسائیں گے اور پڑوسی پڑوسی کو اس کے پاس پہنچا

حضرت امام جعفر صادق ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ تمام جماعت حرامیوں کی ہوگی۔
(از زندانِ زنا) اور خود سفیانی بھی زنا زادہ ہے۔ اس کی مدت سلطنت آٹھ ماہ ہے
تا اس کہ حضرت حجت کے ہاتھ سے قتل کیا جائے گا یا زمین میں دھنس جائے گا۔
دوسری حتمیہ علامت صیحۂ آسمانی ہے۔ جو معتبر ترین ہے۔ ظہور کے بالکل قریب
ہے اور وہ ایک آواز ہے جو آسمان سے آئے گی۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ تیئیسویں[۲۳]
ماہ مبارک رمضان کی شب میں وہ آواز آئے گی۔ جو اس قدر بلند ہوگی کہ مشرق و مغرب
کے تمام انسان (مرد و عورت) اس کو سنیں گے اور سوتے ہوئے لوگ بیدار ہو جائیں گے
اس صدا کے منادی خود جبرئیل ہیں۔ جو صبح کے قریب فصیح آواز میں ظہور امام کی خبر
دیں گے۔ مگر اسی دن بوقت دوپہر یا وقت عصر شیطان آواز دے گا جو بالکل اسی
آواز سے مشابہ ہوگی۔ اس کو بھی سنیں گے مگر اس میں دعویٰ غلط کیا جائے گا اس لئے
بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔
تیسری حتمیہ علامت شہر بغداد کا برباد ہونا ہے۔ چنانچہ صادق آل محمدؐ سے منقول
ہے کہ آپ نے فرمایا ایک زمانہ میں بغداد اس قدر آباد ہوگا کہ لوگ کہیں گے بس دنیا
صرف بغداد ہی ہے اس کے محل بلند ہوں گے اور سجائے ہوئے مکان رہیں گے لیکن
بعد میں اس میں گناہان از قسم شراب نوشی و زناکاری وغیرہ اس قدر زیادہ ہو جائیں
گے کہ وہ خدا کے غضب کے نازل ہونے کا مرکز بن جائے گا افسوس ہے ان انسانوں
پر جو اس میں آباد ہوں پھر اس شہر میں کچھ ایسے عذاب نازل ہوں گے جو مخلوق کی
آنکھوں نے پیشتر نہ دیکھے ہوں گے مثلاً طاعون و وبا و قحط غلہ اور خصوصاً طغیانی دجلہ
و طوفان وغیرہ۔ اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی بعض خطبوں میں

بغداد کی بربادی کی خبر دی ہے)۔

(نوٹ - بغداد کی آبادی اس قدر تھی کہ اس میں ۱۲۰۰۰ محلہ آباد تھے بعد کو
اور چنگیز نے اس کو برباد کیا۔ تاریخ گواہ ہے اور اسی سال دریائے دجلہ کی
طغیانی زبان زد خاص وعام ہے اس لئے اس کی بربادی آئندہ بھی یقینی ہے)
علامات غیر حتمیہ کے متعلق مختلف کتابوں میں درج ہے جن میں سے ایک
فاضل روجردی نے بھی لکھا ہے کہ بعض شہر بعض وجوہات کی بنا پر برباد ہوں گے
اور ان کی بربادی یقیناً مصیبت کی دلیل ہوگی۔ کیونکہ اس وقت امر بامعروف نہی
عن المنکر اور احترام علماء کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اس لئے انسان بلاؤں میں
مبتلا ہوں گے اگرچہ اُس وقت سے اس وقت تک بہت سے شہر تباہ و برباد ہو
چکے ہیں۔ لیکن بعض نے کے متعلق پھر لکھتے ہیں کہ مصر میں زلزلہ آئے گا۔ عثمانی کو در
ڈبوئے گا۔ بصرہ پر آسمان سے آگ برسے گی اور آدمیوں کو درد قولنج تباہ کرے
بغداد کو دجلہ کا پانی ڈبوئے گا۔ مدینہ میں آبلہ پیدا ہوگا اصفہان کو امیر علیہ نام
آدمی برباد کرے گا۔ طبرستان میں کیڑے لوگوں کے دماغ اور منہ میں پیدا ہو کر
ہلاک کریں گے رنیشا پور پر آسمان سے پتھر برسیں گے۔ طالقان میں طاعون پھیلے
گا مگر یہ علامات شرطیہ حکم خدا ہیں شاید خدا لوگوں کی توبہ واستغفار کی بنا پر ان
کو ظاہر بھی نہ کرے مگر ان سب کے ہونے کا احتمال قوی ہے۔

مو ید الوداد کتاب مخزن میں لکھتا ہے کہ ان علامات میں سے ایک تمام عالم
کا کفر سے گھر جانا ہے اور تمام مسلمانوں پر کفار کا غلبہ حاصل کرنا اور تمام ممالک
اسلامیہ میں ان کا ——————————

مسلط ہوجاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کفار اہل اسلام سے ان کے قلوب کو خوش کرنے اور اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے دوستی پیدا کریں گے اور وہ (کفار انگریز ہوں یا ہنود) اپنے قاعدوں میں مسموع القول ہوں گے یعنی جو کچھ وہ چاہیں گے کرینگے یا زور سے یا روپیہ پیسہ کے ذریعہ اس زمانہ میں وہی بزرگ اور دنیا کے فیصلہ کن مانے جائیں گے اور اس زمانے والے اپنی دنیاوی اغراض کی بناء پر اپنے آپ کو اُن کفار سے منسوب کریں گے اور انہیں کی پناہ تلاش کریں گے بلکہ ان کی دوستی پر فخر کریں گے اور تمام مسلمان انہیں کے لباس میں ملبوس ہوں گے بالکل اُن کا ذرّوں کی شبیہ بن جائیں گے گفتگو میں اور کردار میں انہیں کے چلے ہوئے راستہ پر وہ چلیں گے اور انہیں کی پیروی ہر بات میں اختیار کریں گے۔ دین اسلام اس وقت اس قدر ضعیف ہو جائے گا کہ علاوہ زبانی نام کے اس کی کوئی شے باقی نہ رہے گی۔ اور مشرکین کے عقائد لوگوں میں پیدا ہو جائیں گے۔

ایک خطبہ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے اس طرح بیان فرمایا۔

۷۔ الا ویل لمدینکم وا مصارکم من طغاۃ یظھرون فیغیرون ویبدلون اذا قامت الشدائد ومن دولۃ الا صبیان وملکہ الصبیان والنسوان الخ۔ آگاہ ہوجاؤ اے لوگو تمہارے شہروں میں طاغی پیدا ہو رہے ہیں سادر ہوں گے وہ تبدیل کردیں گے حق کے تمام طریقوں کو غیر حق کے طریقوں سے بدرفتاری کو اس وقت جاری کریں گے جبکہ تکالیف خواجوں کو حکومت اور بچوں اور عورتوں کی سلطنتوں سے عالم میں پیدا ہوجائیں گی پس جب یہ بیان کئے ہوئے اسباب ظلم وجود دنیا میں زیادہ

ہو جائیں اور کفر عالم پر چھا جائے اس وقت قائم کا ظہور ہوگا۔

کتاب دار السلام میں علامہ نزاقی لکھتے ہیں کہ آنحضرت کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایرانیوں کے گروہ اور فرقے آپس میں جنگ کریں گے جن سے بے خوں ریزی ہوگی۔ اور رعایا حکمرانوں اور بادشاہوں کی اطاعت سے باہر ہو جائے گی۔ مالکوں کو قتل کر دیا جائے گا اور غلام آقاؤں کے شہروں پر قابض ہو جائیں گے۔ قرآن کو غیر خدا کے لئے پڑھا جائے گا اور لکھا جائے گا اولاد زنا بے حد ہوگی احسان کم ہو جائے گا۔ تلاوت قرآن خوش آوازی کے ساتھ شروع ہوا کرے گی کفار کی مشابہت لباس میں کی جائے گی اور اس پر فخر کیا جائے گا بارش غیر وقت برسا کرے گی اور عابد ایک دوسرے کو ملامت کریں گے۔

کتاب دار الاسلام میں علامہ نزاقی بحار میں اور کتاب روضہ وافی میں شیخ کلینی اپنی سند سے حمران سے روایت کرتے ہیں کہ علامات کے بارے میں ایک طویل گفتگو کے دوران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے مخاطب جس وقت حق مضمحل ہو جائے اور اہل حق درمیان سے اٹھ جائیں اس وقت تو دیکھے گا کہ شہروں پر جور و ستم مسلط ہوگا قرآن پرانا ہو جائے گا یعنی کوئی اس کے احکام پر عمل نہ کرے گا بعض چیزیں تاویل میں خواہش نفس کی بنا پر بڑھا دی جائیں گی جن کا تعلق اصل قرآن سے نہ ہوگا جس کی وجہ سے قرآن منقلب ہو جائے گا۔

اے شخص پھر تو دیکھے گا کہ اہل باطل اہل حق پر غالب ہو گئے انہوں نے بلندی حاصل کر لی اور شر ہر طرف ظاہر ہونے لگا فسق و فجور عام ہو گیا مردوں نے مردوں اور عورتوں نے عورتوں پر اکتفا کر لی۔ مومن ذلیل چھوٹے اور داور بدکار باعزت

بن گئے۔ خوردوں نے بزرگوں کا احترام ترک کر دیا رحم قطع کئے جانے لگے فاسق
و بدکار کی بدکرداری کی وجہ سے مدح ہونے لگی اور کوئی منع کرنے والا بھی نہیں مرد ان
افعال و اعمال میں مشغول ہو گئے جو عورتوں سے متعلق ہیں یعنی "مفعول"

اے مخاطب اس وقت عورتیں عورتوں سے جفت ہوں گی۔ ناقابل مدح لوگوں
کی تعریف کی جائے گی۔ لوگوں کے مال غیر اطاعت خدا میں زیادہ صرف ہوں گے
اور کوئی ان کا منع کرنے والا بھی نہ ہوگا۔ لہو و لعب و شراب و زنا عام ہو جائے گا۔
(تو دیکھے گا کہ مومن کو اطاعت خدا سے منع کیا جا رہا ہے اور عبادت خدا پر اس کو
ملامت کی جا رہی ہے۔ ہمسایہ ہمسایہ کو اذیت پہنچا رہا ہے۔ کافر روئے زمین پر فساد
برپا کرنے کی وجہ سے خوش ہو رہے ہیں۔ جو امر بالمعروف کر رہا ہے وہ ذلیل ہو رہا
ہے اور فاسق قوی ہو رہے ہیں۔

اس وقت صاحبانِ عبادت و مقامات بزرگ حقیر و ذلیل ہو جائیں گے۔
راہِ خیر مسدود ہو گی اور راہِ شر کھل جائے گی۔ خدا کا گھر (خانہ کعبہ) حاجیوں کی
پریشانیوں کی وجہ سے معطل ہو جائے گا۔ لوگوں کو ترک زیارات پر مجبور کر دیا جائے گا۔
عوام الناس جو کچھ کہیں گے اس پر عمل نہ کریں گے۔ مرد مردوں کے ساتھ فعل قبیح
کرنے کے لئے مقوی غذائیں کھائیں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ سحق میں
مشغول ہونے کے لئے مرغن غذائیں کھائیں گی اکثر مردوں کی گزر اوقات ان کی
پشت (دبر) سے ہو گی اور اکثر عورتوں کا ذریعۂ معاش ان کی "قبل" ہو گی۔
عورتیں اپنی انجمنیں اور محفلیں قائم کریں گی اور مردوں میں عورتوں کی صفات
پیدا ہو جائیں گی یعنی خود کو مثل عورتوں کے اس طرح زینت دیں گے جیسے

عورت اپنے شوہر کے لئے زینت کرتی ہے۔ عوام الناس میں افلام کا رواج عام ہو جائے گا اور اس بارے میں ایک دوسرے کو رشک کی نگاہوں سے دیکھے گا۔ بنی عباس لوگوں کو مال دیں گے تاکہ ان کے ساتھ لواطہ کریں یا خود وطی ہوں۔ عورتیں زنا پر فخر و مباہات کریں گی اور اپنے مردوں کو رشوت دیں گی تاکہ دوسری عورتوں کے ساتھ سحق میں مشغول ہوں یا دوسرے مردوں سے زنا کرائیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ مالدار صاحب ایمان سے زیادہ عزیز سمجھا جائے گا ظاہر بظاہر سود کھانے کی رسم ہو گی اور کوئی ملامت کرنے والا بھی نہ ہو گا۔ جھوٹی شہادتیں قبول کی جائیں گی۔ حرام خدا کو حلال اور حلال خدا کو حرام کر دیا جائے گا احکام شریعت کا خواہش نفس سے استنباط کیا جائے گا۔ اہل فجور گناہوں کی مطلق پروا نہ کریں گے اور مومن کو نہی عن المنکر پر طاقت نہ رہے گی لیکن صرف دل میں۔ حکام کافروں کو مقرب بنائیں گے اور اہل ایمان کو خود سے دور کریں گے اور عام طور سے رشوت خور ہوں گے۔ درجۂ حاکم پر پہنچنے کے لئے کثرت سے مال صرف کیا جایا کرے گا۔ مرد خود اپنے محارم کو وطی کریں گے (ازواج سے اغلام کریں گے) لوگ تہمت و بہتان کی بناء پر قتل کئے جائیں گے۔ مردوں کو عورتوں کی مقاربت پر ملامت کی جائے گی اور کہا جائے گا مردوں کے ساتھ وطی کیوں نہیں کرتے۔ مرد اپنی عورتوں کی زنا کی آمدنی پر حیات بسر کریں گے اور دونوں خوش رہیں گے۔ عورتیں شوہروں کی مرضی کے خلاف رفتار اختیار کریں گی مگر شوہر اُن سے مرعوب و مقہور رہیں گے اس لئے کہ عورتیں خود ان کے نان و نفقہ کی کفیل ہوں گی۔ بطور رشوت دوسروں کو لوگ اپنی بیویاں اور کنیزیں پیش کریں گے صرف گزر اوقات کے ذرائع پیدا کرنے کے لئے

خدا کی ذات کی جھوٹی قسمیں کھائی جائیں گی۔ قمار بازی عام ہو جائے گی۔ شراب نوشی وشراب فروشی پر پابندی نہ رہے گی۔ مسلمان عورتیں کافروں کے ساتھ جمع ہونگی اور دیکھنے والے مسلمان منع بھی نہ کریں گے اور منع کرنے کی قدرت و طاقت بھی نہ رکھتے ہوں گے۔ حکام کی قربت وہ شخص حاصل کرے گا جو ہم اہل بیت کا دشمن ہوگا اور دشمنی پر فخر کرتا ہوگا۔ ہمارے دوستوں کی گواہی قابل قبول نہ رہے گی بلکہ سب عوام جھوٹ اور دھوکہ دہی کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

اہل عالم پر قرآن کا پڑھنا اور سننا گراں گزرے گا اور باطل قصے سننا آسان ہو جائے گا۔ ہمسایہ ہمسایہ کے ساتھ برائے خدا کوئی رحم نہ کرے گا مگر صرف خوف زبان ہمسایہ سے کچھ سلوک کرتا رہے گا۔ حدود خدائے تعالیٰ معطل ہو جائیں گے اور خواہشات نفسانی کا عمل درآمد عام ہوگا (مجرمین کو موافق قانون خدا سزائیں نہ دی جائیں گی۔ چغلخوری و سخن چینی کھلم کھلا ہو گی اور ظلم آشکار ہو جائے گا۔ غیبت لوگوں کو پسند ہو گی حج و جہاد غیر خدا کے لئے کئے جائیں گے۔ بادشاہ و حکام مومنوں کو کافروں کی خواہش کے مطابق ذلیل کریں گے اور خرابیاں اچھائیوں پر غالب ہوتی نظر آئیں گی۔ کم بیچنا اور کم تولنا لوگوں کی معاش ہوگا اور خون بہانا بہت آسان سمجھا جائے گا۔ اپنی بد زبانی کی خود شہرت دی جائے گی تاکہ لوگ خوف کریں۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں۔ اے مخاطب۔ جب مسلمان نمازوں کو خفیف و آسان سمجھیں، کافی مال کے باوجود زکوٰۃ نہ دیں۔ مردوں کا کفن قبر سے لاکر فروخت کرنے لگیں، ہرج و مرج بہت ہو جائے۔ حیوانات بھی آپس میں جمع ہو کر ایک دوسرے کو پارہ پارہ کرنے لگیں۔ نماز غیر نمازی کپڑوں میں ادا کی جائے۔ دل سخت اور آنکھیں

آنسوؤں سے خشک ہو جائیں۔ عوام حرام روزی کی جانب رغبت کریں۔ ریاکاری کے ساتھ عبادت ہو۔ فقہاء وعلماء دنیا حاصل کرنے کے لئے احکام شریعت حاصل کریں۔ پارٹی اور گروہ بنا بنا کر زندگی بسر کی جائے۔ حلال کے طلبگار کو ملامت اور حرام کے طلب گار کی مدح ہونے لگے۔ مکہ و مدینہ میں اعمال قبیحہ آشکار ہو جائیں لہو ولعب عام ہو اور کوئی منع نہ کرے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ترک کر دیا جائے ارتکاب فسق وفجور میں ایک دوسرے پر نگاہ رکھی جائے۔

مُردوں کا مذاق اڑایا جائے اور اُن کے مرنے کے بعد بُرا بھلا کہا جائے اور ہر سال گذرے ہوئے سال سے زاید دنیا میں بدعت وشر آشکار ہونے لگے مالدار اور کی اطاعت وتقلید کی جانے لگے۔ محتاجوں اور غریبوں پر ہنسا جائے آسمان پر عذاب کی علامتیں ہویدا ہوں (مثل بجلی، زلزلہ وبارش کے) مگر اُن سے خوف نہ کھایا جائے۔ سرراہ افعال قبیحہ کئے جائیں۔ بچے ماں باپ کی طرف سے بکثرت عاق ہونے لگیں، اور اولاد کے نزدیک والدین ذلیل سمجھے جائیں۔ عورتوں پر خواہش نفسانی غالب ہو جائے اور شوہروں کے احکام کی کوئی وقعت نہ رہے۔ اولاد والدین کو نفریں کرنے لگیں اور ان کی موت پر خوش ہو۔ اگر ایک دن بڑی گناہ نہ کریں تو لوگ رنجیدہ نظر آئیں کہ آج گناہ کیوں نہیں کیا۔ سربسر اقتدار افراد غلوں کو جمع کریں اور گراں نرخ پر فروخت کریں۔ فقراء جھوٹے اور دھوکے لوگوں کو ہم صحبت بنائیں اور ان کے ساتھ جوئے اور شراب میں شریک ہوں۔ شراب سے علاج کیا جانے لگے۔ اور مریضوں کے لئے اس کی تعریف وتوصیف بیان کی جائے اور اس کے ذریعہ سے شفا طلب کی جائے

منافق مقبول القول ہوں اور مومن مغلوب و خاموش ان کا قول نا قابلِ قبول ہو۔ اذانِ نماز کے لئے اجرت لی جائے۔ مسجدیں ایسے لوگوں سے بھرپور ہوں جو خدا سے نہ ڈرتے ہوں۔ سرمست و بیہوش لوگوں کو پیش نماز بنایا جانے لگے۔ جس وقت کسی مست کو دیکھا جائے تو اس کی عزت کی جائے اور اس کو معذور سمجھا جائے اور اس کو تنبیہ نہ کی جائے۔

یتیموں کا مال عام طور سے کھایا جائے۔ خود کو لوگوں کے درمیان ہر شخص صاحب تقویٰ ظاہر کرے۔ قاضی احکام خدا کے خلاف فیصلے کریں حکام شرع للچ کی وجہ سے حکم دینے میں مجرم کا ساتھ دیں۔ میراث کو فاسق کے سپرد کیا جائے۔ غرض یہ کہ جب دنیا اہل دنیا کے سامنے پیش ہو جائے اور آثار حق پوشیدہ ہو جائیں اور تو ان علامات کا مشاہدہ کرے تو خود عذاب خدا سے ڈرنا رہ اور تمام عالم کو مستحق عذاب خدا جان اب ان کو مہلت نہ دی جائے گی مگر صرف ایک امر کے پورا ہونے کے لئے یعنی انتظار مہدی و قائم کے لئے اس لئے تو بھی اس کا منتظر ہو جا اور کوشش کر کہ خدا تجھ کو ان اہل عالم سے جن کا ذکر کیا گیا علیحدہ رکھے تاکہ اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تو ان کے درمیان ہو تو تجھ پر نزول رحمت ہو اور اگر ان کے درمیان نہ ہو تو وہ عذاب میں مبتلا رہیں اور تو صحیح و سالم رہ جائے کیونکہ خداوند عالم نیکوکاروں کے اجر کو رائیگاں نہیں کرے گا اور ہر وقت رحمت خدا نیکوں کے قریب ہے (فقط)

آپ ہی نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ جب اذا اثبت الناس بلزدحن لنساء بالنساء وراثیت الشنا قد کثروا ثبت البدع

والمس نا قد ظهر دائیت الدین بالرحی الخ یعنی جب عورتوں کی عورتوں کے ساتھ شادی ہونے لگے (آجکل عموماً عورتیں مرد ہوتی جا رہی ہیں اور پھر ان کی شادیاں بھی طے پاتی ہیں جیسا کہ سول ہسپتال کا اعلان موجود ہے) تعریفیں لوگوں کی بکثرت بیان کی جانے لگیں اور بدعت، وزنا کھلم کھلا ہو جائے اور احکام دین اپنی رائے سے لئے جانے لگیں یعنی قرآن پر عمل نہ ہو بلکہ جو کچھ مجلس شوریٰ طے کر دے وہ کیا جانے لگے تو منتظر امام رہنما وہی وقت ظہور ہے۔

فضل ابن شاذان زرارہ سے اور ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کیا سفیانی کا خروج قبل قیامت حتمی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور (صیحہ آسمانی) مغرب سے آفتاب کا نکلنا۔ بنی عباس کا حکومت میں اختلاف۔ نفس زکیہ کا قتل اور خروج مہدی آل محمد بھی حتمیات سے ہیں۔ صالح ابن میثم نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ قتل نفس زکیہ اور خروج مہدی میں پندرہ روز سے زاید فاصلہ نہیں ہے پھر فرمایا کہ ظہور کا سال وہ ہوگا جبکہ درختوں کے پیڑے فاسد ہو جائیں پس اس وقت شکوہ نہ کرنا اور رشک نہ کرنا کیونکہ یہ بھی قائم کے ظہور کی علامتوں میں سے ہے اور کتاب نور العیون میں تحریر ہے کہ پیغمبر خدا نے اہل مدینہ سے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تمہارے ساتھ ترک ایک ایسی جماعت کے ساتھ مقابلہ نہ کریں جن کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ چپٹی ناک چہرے چوڑے پر گوشت ہوں اور بخاری شریف میں اسی مضمون میں

یہ اور زیادہ ہے کہ ان کے جوتے بادوں کے ہوں گے اور کتاب وقائع
الایام میں شیخ صدوق نے کمال الدین سے اور انہوں نے وہب ابن منبہ
سے روایت کی اور اس نے ابن عباس سے سنا کہ فرمایا رسول مختار نے
لما عرج بی ربی جل جلالہ اتانی النداء یا محمد یعنی جب شب معراج
خداوند عالم نے مجھے ندا کی کہ اے محمد تو میں نے جواب دیا لبیک
یہاں تک کہ پھر خطاب فرمایا رب علا نے مجھ سے اور میرے چچازاد
بھائی علی ابن ابی طالب کے فضائل بیان کئے پھر فرمایا اعطیتک
ان اخرج من صلبہ احد عشر مہدیا کلھم من ذریتک
من البکر البتول وآخر رجل منھم یصلی خلفہ عیسیٰ ابن مریم
ارشاد ہوا میں نے تجھ کو عطا کئے ۱۱ مہدی اس کے صلب سے جو سب
تیری ذریت ہوں گے اولاد بتول سے اور ان میں کا آخر وہ ہوگا جس کے
پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے وھو یملاء الارض عدلا و قسطا کما
ملئت ظلما وجورا اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دے
گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی اور میں اس کے ذریعہ سے آدمیوں
کو نجات دوں گا الخ۔ پھر رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ
خدایا یہ امر کب واقع ہوگا تو حکم ہوا۔ اذا رفع العلم وظہر الجہل
وکثر القراء وقل العمل وکثر القتل وقل الفقہاء الہادون
وکثر الفقہاء المضلالۃ والخونۃ وکثر الشعر وکثر الجور
والفساد وظہر المنکر وامر امتک بہ ونھی عن المعروف اکتفی

الرجال بالرجال والنساء بالنساء وضار الاهواء كفرة واوليأوهم فجرة واعوانهم ظلمة بجزيرة المغرب الخ یعنی اس وقت جبکہ علم اٹھ جائے گا جہالت پیدا و ظاہر ہوجائے گی پڑھنے والے بکثرت ہوں گے مگر عمل کم ہوگا اور قتل زیادہ ہوگا۔ ہدایت کرنے والے فقیہہ کم ہونگے اور گمراہ کرنے والے علماء زیادہ شعراء کی کثرت ہوگی جور وستم وفساد زیادہ ہوگا۔ انکار کرنے والے ظاہر ہوں گے اور تیری امت کو خلاف شرع کام کرنے کا حکم دیں گے۔ مرد مرد ول پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی کافر امراء اور ان کے ساتھی نقصان پہنچائیں گے اور اس وقت زمین پر تین گہن آئیں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں (سورج گہن وغیرہ)

پھر ارشاد ہوا کہ اس وقت تیری اولاد کے ایک شخص کے ہاتھ سے بصرہ برباد ہوگا جس کا نام حسین ہوگا۔ اور پھر دجال سیستان سے ظاہر ہوگا اور سفیانی آشکارہ ہوگا پس میں نے عرض کی الہٰی میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے تو خداوند نے مجھے مطلع فرمایا بلائے بنی امیہ اور ان کے مظالم اور وہ سب کچھ جو روز قیامت تک ہوگا اور ان کی خبر میں نے اپنے چچازاد بھائی علی ابن ابی طالب کو دیدی اور فریضہ رسالت کو ادا کر دیا الخ

نیز فرمایا کہ اس وقت عجم کے دو گروہوں میں سخت خونریزی ہوگی فتنے کم اور قتل زیادہ دو ایران کے بادشاہ معزول ہوجائیں گے اور اسلامی بادشاہ وحکمراں کافر بادشاہوں کی پناہ میں چلے جائیں گے پورے اہل ایران دو گروہوں میں منقسم ہوجائیں گے اور سلطنت کسی بچے پر منتہی ہوگی۔

اور مناقب شہر آشوب میں حضرت امیرؑ سے اس جملہ کی خاصیت کے بارے میں منقول ہے کہ حبیؑ زقوله منهم الغلام صفر الساقين اسمه احمد اور وہ ایک لڑکا ہے زرد پنڈلیوں والا جس کا نام احمد ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا قال النبیؐ سیاتی زمان علی امتی یحبون خمسا و ینسون خمسا یحبون الدنیا و ینسون الآخرة و یحبون المال و ینسون الحساب و یحبون النساء و ینسون الحور و یحبون القصور و ینسون القبور و یحبون النفس و ینسون الرب اولئک بریئون منی وانا بری منهم۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ وہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ کو چھوڑ دیں گے اور بھول جائینگے (۱) دنیا کو دوست رکھیں گے اور آخرت کو فراموش کردیں گے مال کی محبت ہوگی اور حساب سے بے خبری۔ عورتوں سے محبت ہوگی مگر حور العین سے بے خبر ہی دنیاوی محلات سے انسیت ہوگی اور قبر کا خیال بھی نہ ہوگا۔ وہ نفس سے محبت کریں گے اور خدا ان کو یاد نہ ہوگا وہ لوگ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں

اور کتاب غیبت نعمانی میں اسی سند سے لکھا ہے کہ یعقوب سراج نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے سنا آپ نے فرمایا قال سمعت ابا عبد الله یقول ثلاثة عشر مدینه و طائفه یحارب القائم اهلها و یحاربونه اهل مکة و اهل مدینة و اهل الشام و بنو امیه و اهل بصرة و اهل الری

اور ناسخ التواریخ میں اس کے بعد ہے کہ شہر رے میں فتنہ انگیز آدمی بکثرت ہونگے اور آخر میں دیلم ان پر غالب آئیں گے اور کتاب مناقب العترة میں ابن فہد حلی نے

(نوٹ) مندرجہ بالا گروہ اور شہر والے قائم کے ساتھ جنگ کریں گے۔

نے حذیفہ یمانی اور جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم نے
الویل الویل لامتی من الشوریٰ الکبریٰ والشوریٰ الصغریٰ
سئیل۔ ستفنھیا تنعقد بعد وفاتی بغصب خلافت اخی و
حق بنتی والصغریٰ تنعقد فی الغیبۃ الکبریٰ فی الزوراء التغیر
سنتی وتبدیل احکامی۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت پر افسوس ہے جب
وہ شوریٰ میں مصروف ہوں گے ایک شوریٰ کبریٰ دوسرا شوریٰ الصغریٰ
پوچھا گیا کہ کب ہوگا تو فرمایا کہ میری وفات کے بعد شوریٰ کبریٰ ہوگا جس
میں خلافت غصب کی جائے گی میرے بھائی سے اور حق چھینا جائے گا میری
بیٹی کا اور شوریٰ صغریٰ ہوگا غیبت کبریٰ میں زوراء میں میری سنتوں کے
تبدیل کرنے اور احکام کے بدلنے کے لئے۔ اور زوراء کی تفسیر کے بارے میں
امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا کہ تو جانتا ہے زوراء کہاں ہے
تو اس نے عرض کی خدا و حجت خدا بہتر واقف ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے مفضل
یقیناً شہر رے کے پاس ایک پہاڑ ہے جس کو کوہ دماوند کہتے ہیں اسی کے پاس
ایک شہر آباد ہوگا دور آخر میں جس کا نام طہران ہوگا اور وہی (دار الزوراء) ہے
اس شہر کے محل مثل محل ہائے بہشت ہوں گے اور عورتیں مثل حور العین جنت
ہوں گی۔ اے مفضل۔ وہ عورتیں مثل کفار و یا برہ اپنی زینت کریں گی
اور زین پر سوار ہوں گی اپنے شوہروں کی اطاعت سے باہر ہوں گی کیونکہ ان
کے شوہروں کی آمدنی ان کے اخراجات سے کم ہوگی پس وہ عورتیں اپنے
مردوں سے کہیں گی کہ ہم کو طلاق کیوں نہیں دیتے ہو اور وہاں مرد مردوں

اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گے۔ مرد عورتوں کی شبیہہ بن جائیں گے اور عورتیں مردوں کے طریقے اختیار کریں گی پس اگر تو ارادہ رکھتا ہے کہ اپنے دین کی حفاظت کرے تو اس مقام پر اپنا مسکن نہ بنانا اور اس شہر کو اپنی منزل قرار نہ دینا اس لئے کہ وہ مقام فتنہ ہے۔ وہاں سے بھاگ نکلنا پہاڑ کی چوٹیوں پر اور ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں مثل لومڑی کے چلتے رہنا پوشیدگی کے ساتھ۔ اور حضرت علی نے ارشاد فرمایا۔ قال ان اھل الری یموتون عطشاناً و یدخلون فی القبر عطشاناً و یحشرون من القبر عطشانا۔ یعنی بے شک اہل رے پیاسے مریں گے اور قبر میں پیاسے داخل ہوں گے اور میدان حشر میں قبروں سے پیاسے اٹھائے جائیں گے۔

اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ وہ قتل کئے جائیں گے ہزار ہزار ایک وقت میں اور اس وقت علم دین قم میں آشکارا ہوگا گویا معدن علم دین قم بن جائے گا۔ وذلک عند قریب ظھور قائمنا۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب وقت میں ہوگا۔

دیگر قال النبی عشر علامات قبل الساعة لابد منھا السفیانی والدجال والدخان والدابر وخروج القائم وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسٰی بن مریم وخسف بالمشرق وخسف بجزیرة العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر۔ یعنی دس علامتیں قبل از قیامت ضروری ہیں۔ خروج سفیان۔ دجال۔ آگ و دھواں۔ زلزلہ۔ خروج قائم (المھدی) سورج کا مغرب سے نکلنا حضرت عیسٰی کا نازل ہونا آسمان سے۔

اور مشرق میں اور جزیرہ عرب میں گہن لگنا اور آگ کا عدن کی گہرائی سے برآمد ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔

ینابیع المودت میں ابی سعید سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اکرمؐ نے بلاء نصیب هذه الامة حتی لا یجد للرجل ملجاء یلتجاء الیه من الظلم فبعث الله رجلاً من عترتی واهل بیتی فیملاء الارض عدلاً و قسطاً۔

یہ امت ایسی بد نصیب ہو گی کہ اس میں لوگوں کے لئے کوئی پناہ و ملجا نہ رہے گا ظلم و ستم سے تنگ آکر بس اس وقت خدا مبعوث فرمائے گا ایک مرد کو میری عترت و اہل بیت سے جو زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر پور ہو چکی ہو گی۔

اور حضرت رسول اکرمؐ کی یہ حدیث جس کو صاحب فتوحات مکی محی الدینؒ نے اپنی تکمیل اسناد سے لکھا ہے کہ فرمایا پیغمبر نے۔ یاتی علی امتی زمان تکثر فیه الامراء و یتبع فیه الاهواء و یتخذ القرآن مزامیر و یوضع علی الحان الاغانی یقرء لغیر خشیة لا یاجرهم الله علی قرائته بل یلعنهم عند ذالك تهش النفوس الی طلب الالحان فتذهب حلاوة القرآن اولئك لا نصیب لهم فی الاخرة و یکثر الهرج و المرج و تخلع العرب اعنتها و تکتفی الرجال بالرجال و النساء بالنساء و تتخذون ضرب القصب فیما بینهم فلا ینکره منکر و یتراضون به و هو من احدی الکبائر الخفیه فویل لهم من دیان یوم الدین لا تنالهم شفاعتی فمن رضی بذالك منهم و لم ینههم ندم بذلك یوم القیامة و انا منه بری و عند

تتخذ النساء مجالس ویکون همو عهم لهواً ولعباً وفی غیر مرضات اللہ وهی
من عجائب ذالک الزمان فاذا رائتموهم فبا ینزهم واحذ روهم فی اللہ
نا نهم حرب اللہ ولرسولہ واللہ ورسولہ منهم بری الخ۔ خلاصہ ترجمہ
آنحضرت فرماتے ہیں کہ میری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے جس میں (آراء) رائے کثرت
ہوں گی (ہر شخص مختلف الرائی) ہوگا اور مردم ہوائے نفس کے تابع قرآن کو لہو و
لعب کا آلہ قرار دیا جائے گا نغموں کے ساتھ اس کو پڑھا جائے گا بغیر خوف خدا۔ اور
خداوند عالم اس طرح پڑھنے پر ان کو کوئی اجر نہ دے گا بلکہ ان پر لعنت کرے گا۔ اگرچہ
اس وقت وہ لوگ قرآن کو نغموں میں پڑھ کر بشاشت و خوشحالی محسوس کرتے ہیں
لیکن اصل میں حلاوت قرآن ان سے چلی جاتی ہے یعنی ان کو آخرت میں کچھ نہ دیا جائیگا
اس وقت دنیا میں ہرج مرج زیادہ ہوں گے اور عرب اس جانور کی طرح آزاد
ہوں گے جس کی نکیل توڑ دی جائے۔ مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرینگی
اور ان کے درمیان آلات لہو ولعب سے شغل کرنا معمولی کام ہو جائے گا اور کوئی ان
کو منع بھی کرنے والا نہ ہوگا بلکہ ایسا کرنے کی رضا دے دی جائے گی (پس یہ اجازت و
رضا دینا بھی) ایک گناہ کبیرہ خفیفہ ہے۔ افسوس ہے ان کے اس دین پر ان کو روز
قیامت میری شفاعت نصیب نہ ہوگی جو اُن سے راضی ہوگا اور منع نہ کرے گا وہ
شرمندہ ہو جائے گا اور میں روزِ قیامت اس سے بری ہو جاؤں گا۔ اس زمانے میں
عورتیں محفلیں انجمنیں (سوسائیٹاں اور کلب) قائم کریں گی اور انتہا یہ کہ عورتیں
مثل مردوں کے باتیں کیا کریں گی اور ان کے اجتماعات بھی لہو ولعب کے لئے ہونگے
(کلب) جو رضائے خدا کے خلاف ہوں گے اور یہ بھی زمانوں میں بڑا عجیب زمانہ ہوگا

"اے مخاطب" جب تو لوگوں کو اس طرح دیکھے تو ان سے دوری اختیار کر اور خوشنودی خدا کے لئے ان سے علیحدہ رہ بے شک وہ لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کے ساتھ جنگ کرنے والے ہیں اور خدا و پیغمبر ان سے بری ہے۔ الخ

کتاب عقائد الشیعہ میں ان خبروں کے متعلق جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے درباره ظہور صعصعہ ابن صوحان سے بیان فرمائیں وہ یہ ہیں کہ جب اہل دنیا دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیں۔ دیندار دل اور ایماندار دل کو بیوقوف سمجھا جائے ظلم کرنے پر فخر محسوس ہو مسجدوں میں گناہ ہونے لگیں عورتیں گانے بجانے والی اور پڑھنے والی پیدا ہوں اور وہ دنیا کے کاموں کو آخرت پر مقدم سمجھیں۔ بچے ممبروں پر جانے لگیں درانحالیکہ ان کے مطالب شوخ اور جھوٹ ہوں شہروں کے بازار باہم متصل ہونے لگیں۔ لوگ خدا کی شکایت کرنے لگیں۔ مرد زینت کرنے لگیں اور ریشمین لباس پہننے لگیں بارش بغیر وقت ہو۔ مالدار کی خیرات فقیروں تک نہ پہنچے حاکم وہ ہوں جن میں حکم چلانے کی اہلیت نہ ہو۔ بچے قید ہونے لگیں اور حرمین کے درمیان کوئی حادثہ واقع ہو۔ دوست اور بھائی بھائی ایک نہ رہیں بلکہ باہم نفاق ہو جائے قرآن کے خلاف احکام جاری کئے جائیں۔ فاسقوں کی تعریف پر لوگ خوش ہوں۔ بادشاہانِ اسلام کفار کو دوست بنائیں اور نیک لوگوں کو دور کریں مسلمان عورتیں خود کو کفار کے لئے پیش کریں اور ان کے ساتھ جمع ہوں مرد عورت کی کمائی کھانے لگے جبکہ اس فعل کے کرنے کا خود مرد ہی حکم فرمائے (یعنی زنا کا حکم دے کر پیشہ کموائے) جیسا کہ روزانہ آجکل اخبار میں پڑھا بھی جاتا ہے۔

قلادہ الوان ظاہر ہو جائے جس کے متعلق "خطبۂ افتخاریہ" میں ارشاد فرماتے ہیں جس میں

آپ نے بنی امیہ و بنی عباس کے بادشاہوں کی تعداد کے متعلق فرمایا ہے اور بعد کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ ثم فتنة الغبراء والقلادة الخضراء وفی عقبیها قائم الحق۔ یعنی اس کے بعد ظاہر ہوگا ایک زبردست فتنہ (جنگ عظیم) اور سرخ قلادہ اور ان کے بعد آئے گا قائم الحق (یعنی المہدیؑ) اس خطبہ کی بعض عبارتیں تفصیلاً کتاب روح ریحان میں موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب مناقب ابن شہر آشوب میں فرمائشات حضرت علیؓ میں ہے۔ تخرب آذربائیجان لسنبابک الخیل والصواعق۔ یعنی علاقہ آذربائیجان (ایران کا وہ حصہ جو روس کے پاس ہے) گھوڑوں کی ٹاپوں اور ہوائی آگ سے برباد و خراب ہو جائے گا۔

اور کتاب ناسخ التواریخ جلد دوم میں اشارہ ہے جہاں آپ نے دیگر شہروں کی خرابی کی خبر دی ہے کہ ہرات میں بالدار سانپ آسمان سے برسیں گے جن سے لوگ ہلاک ہوں گے۔ رے میں فتنہ انگیز آدمی بکثرت ہوں گے اور زہیم (اصفہان کے ایک دیہات کا نام ہے) ان پر غالب آئیں گے اور وہیں پہاڑی چوٹی کے دروازہ کی جانب مردمان بکثرت قتل کئے جائیں گے اور وہیں ایک مرد بزرگ جو ہمنام پیغمبر ہوگا قتل کر دیا جائے گا بس اس کے بعد وہاں کے آدمیوں پر بلائے عظیم مثل قحط وغیرہ پیش آجائے گی۔

کتاب بحار میں غیبت نعمانی نے اپنی اسناد سے تحریر کیا کہ ابن بناتہ نے حضرت امیر المومنین سے سُنا کہ آپ نے فرمایا۔ ظہور قائم سے چند سال پہلے بہت برے اور سخت سال ہیں اس لئے کہ ان میں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا بنایا جائے گا۔ مکار و حیلہ باز افراد قریب حکومت و سلطنت ہوں گے اور انہیں خبروں کے ذیل میں ارشاد فرمایا۔

وان ينطق الرويبضة فی امر العامه قيل وما الرويبضة يارسول الله فقال الرجل المنافته الحقير ينطق فی امر العامه۔ یعنی پست درجہ لوگ انجمنیں اور پارٹیاں بنائیں گے امور عامہ کے انتظام کے لئے کیونکہ یہ ذریں رسول ہے۔ (یعنی خود مختار نہ ہوں گے بلکہ جمہوریت میں اسمبلی کے فیصلوں پر عمل ہوگا)۔ نیز کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میں تمہارے اور اپنے اور کل اہل عالم کے حالات جانتا ہوں چونکہ میں رسولؐ سے دنیا کے ختم تک کے سب واقعات سن چکا ہوں تو انہوں نے پوچھا کہ دور آخر کی علامات بیان فرمائیے تب آپ نے ان کی تمام زندگی اور بعد موت کے واقعات بیان کئے جو مختلف کتابوں کے علاوہ علائم الظہور مطبوعہ طہران میں بھی موجود ہیں جن میں یہ بھی ارشاد فرمایا قبل قطعہ وموت ذريع وطاعون شنيع ولا يبقی من الناس فی ذلك الزمان الا ثلثهم وينادی منادی من السماء باسم رجل من ولدی۔ یعنی آخر زمانہ میں اس قسم کی علامتیں زیادہ ہوں گی کہ زندہ آرزوئے موت کریں گے خوف دار علامتوں کے دیکھنے کے خوف سے جو مر جائے گا وہ آرام میں ہوگا پس پھر ظاہر ہوگا میری اولاد سے ایک مرد بعد صدائے آسمانی جو زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی اور اس کے مددگار ہوں گے اصحاب کہف۔ خدا۔ ملائکہ وجن اور ہمارے خاص شیعہ پھر آسمان سے اصل بارش ہوگی اور زمین اپنی نعمات کو ظاہر کرے گی الخ

اور کتاب نہج البلاغہ میں خطبہ صفین کے ذیل میں خطبہ ملاحم میں ارشاد فرماتے ہیں الحمد لله المتجلی الخلقه بخلقه۔ الی قوله۔ فعند ذالك اخذ الباطل مآخذه وركب الجهل مراكبه وعظمت الطاغيه وقلت الراعيه وصال الدهر

سیال السیح العقود الخ جہل و نادانی ظاہر ہو رہی ہے اور ظالم بزرگ بن رہے ہیں اور رعایت اور رحم کرنے والے کم ہو رہے ہیں بطور زمانہ مخلوق پر مثل درندوں کے حملے کر رہا ہے۔ مردمان بھائی بھائی اور دوست بن رہے ہیں فسق و فجور کرنے کے لئے اور دین اسلام سے دوری اختیار کر رہے ہیں۔

وتجابو علی الکذب وتباغضو علی الصدق۔ جھوٹ کو دوست رکھا جا رہا ہے اور سچ کو دشمن خیال کیا جا رہا ہے۔ فاذا کان ذالک کان الوعد غیظا والمطر قیضا۔ جب ایسا ہو جائے تو اولاد باعث زحمت و شدت ہوگی والدین پر اور بارش و گرمی زیادہ بڑھ جائے گی۔ مردمان لئیم بکثرت ہو جائیں گے اور مردمان رحیم و کریم بہت کم ہوں گے وکان اهل ذالک الزمان ذئباً وسلاطینہ سباعاً و اوسطہ اکال وفقرائہ اموات۔ اس زمانے میں بسنے والے مثل بھیڑیوں کے ہوں گے اور ان کے بادشاہ و حکمران پھاڑ کھانے والے درندے اور متوسط طبقہ مال حرام کھانے والا اور فقرا شدت احتیاج کی بنا پر مثل مردہ ہوں گے۔ وغار الصدق وفاض الکذب واستعملت المودۃ باللسان وتشاجر الناس بالقلوب وصار الفسوق نسباً والعفاف عجباً ولبس الاسلام لبس الکفر مقلوباً۔

اتب سچائی زمین میں سما جائے گی۔ اور جھوٹ جاری ہو جائے گا دوستی صرف زبان پر ہوگی مگر دل میں دشمنی رکھی جائے گی۔ لوگوں کی جانب نسبت زنا بکثرت ہو جائے گی اور عصمت و عفت باعث تعجب ہوں گی اور دین اسلام اس طرح منقلب ہو جائے گا اور کفر کا لباس پہن لے گا جیسے دیوانہ اپنے لباس کو صحیح سمجھتا ہے درانحالیکہ لباس الٹا پہنے ہوئے ہے (مقصد یہ کہ اگرچہ نام مسلمان بالکل مشابہ بہ کفر ہو جائیں گے

مگر اسی کو مسلمانی بتاتے ہونگے جیسا کہ آجکل عام ہے)

ایضاً۔ نہج البلاغۃ میں امیرالمومنین نے جو وصیتیں فرمائی ہیں اپنی اولاد کو ان میں سے ایک یہ بھی ہے جس میں اس دور کی صحیح تصویر موجود ہے۔ در نہج البلاغۃ من کتاب المعدود من وصیتہ امیرالمؤمنینؑ لولدہ الحسنؑ۔ واتی بک یا بنی اذ صرت من قوم صبیھم عادم وشابھم فاتک وشیخھم لا یامر بمعروف ولا ینھی عن منکر وعالمھم خب مواد مستلحوذ ھواہ مستمسک یعاجل دنیاہ اشدھم علیک اقبالا لا یرصدک بالعوائد ویطلب الحیلہ بالتمنی ومطلب الدنیا بالاجتہاد خوفھم عاجل ورجاھم عاجل لا یھابون الامن یخافون لسانہ ویرجون نوالہ۔ تا آخر۔ (صرف بعض کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے) چونکہ خطبہ طولانی ہے۔ آپ حضرت امام حسنؑ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں۔ اے بیٹا! تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ تو ایسی قوم کے درمیان واقع ہوگا جن کے بچے شریر و خبیث اور جوان جری و بیباک اور بوڑھے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ترک کر دینے والے ہوں گے ان کے عقلمند صرف صرف مکر و فریب کی وجہ سے عقلمند کہلائیں گے وہ حق سے چشم پوشی اختیار کریں گے اور خواہشات کی پیروی میں مشغول ہونگے۔ اور وہ دنیا کو اپنے چنگل میں پکڑنے والے ہونگے۔ اے بیٹا! ان آدمیوں کے دل خراب و تاریک ہیں وہ حق کی آواز کو نہیں سنتے اور سائل کا جواب نہیں دیتے غفلت کی مستی نے ان کو گھیر لیا ہے اگر تو ان کا ہمراہی ہو تو تجھ کو دھوکا دیں ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن بنے رہیں۔ ان کی آپس کی مصاحبت و مجالست صرف دکھانے کے لئے ہے کہ تقویٰ و پاکیزگی کی غرض سے جب وہ جدا ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کی مذمت کرتا ہے ان کے درمیان سنتیں برطرف ہو چکی ہیں اور بدعتیں

آشکار ہو گئی ہیں پس اے بیٹیا۔ تو اس زمانہ میں دو سالہ اونٹ کے بچے کے مانند
ہو جا کہ نہ وہ کسی کا بوجھ اٹھاتا ہے اور نہ کوئی اس کے بال کھینچتا ہے اور نہ اس کا دودھ
دوھتا ہے اگر تو اس زمانہ میں عالم ہو تو تیری غیبت کریں اگر جاہل ہو تو راہ نمائی نہ کریں
طلب علم کرے تو کہیں کہ بے جا زحمت برداشت کر رہا ہے اور ترک علم کرے تو کہیں کہ
عاجز ہے فہم نہیں رکھتا۔ اگر عبادت گذار رہے تو کہیں ریاکار ہے اور اگر کلام نہ کرے تو
کہیں گونگا ہے اور اگر باتیں کرے تو کہیں بدزبان ہے اگر خرچ کرے تو کہیں فضول
خرچ ہے اور اگر ہاتھ روکے تو کہیں کنجوس ہے اور اگر تو ان کا محتاج ہو تو تجھ سے
دوری اختیار کریں تجھ سے بے اعتنائی برتیں اور تیری برائی کریں اور اگر ان کی جانب
اعتناء کرے تو تجھ پر تہمتیں لگائیں اور بہتان باندھیں پس یہ ہیں ان مردوں کی صفات
اے بیٹیا۔ اس لئے ضرور ان سے خوف کر اور دین کے بارے میں با احتیاط رہ کیونکہ
جو شخص اپنے عیوب دیکھتا ہے وہ دوسرے کے عیب میں مشغول نہیں ہوتا اور جو
فتنوں کی گہرائی میں جاتا ہے وہ آخرکار ڈوب ہی جاتا ہے اور جو خود اپنے اوپر تعجب
کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی عقل پر ناز کرتا ہے وہ آخرکار پھسل ہی جاتا
ہے جو شخص تکبر کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو مزاح و مذاق میں مصروف ہوتا ہے وہ
ہلکا ہو جاتا ہے جو کسی شے کا لالچی ہوتا ہے وہ اس میں شہرت پا جاتا ہے اور اے بیٹے
جس کی باتیں زائد ہیں اس کے گناہ زیادہ ہیں اور جو زیادہ گناہگار ہے اس میں حیا کم ہے
اور جو بے حیا و احتیاط ہے اس میں خوفِ خدا کم ہے اور جس میں خوف خدا کم ہے اس کا
دین ناقص ہے اور جس کا دین ناقص ہوتا ہے اس کا دل مر جاتا ہے اور جس کا دل
مردہ ہو جاتا ہے وہ داخل دوزخ کیا جاتا ہے الخ۔ (نوٹ) اس پورے خطبہ میں

حضرت کے مواعظ و نصائح بکثرت ہیں طالبان رجوع کریں اصل کتاب کی جانب نیز
وہ خطوط ملاحظہ فرمائیں جو آپ نے کمیل کو اور اہل بصرہ کو رقم فرمائے ہیں خصوصاً وہ
خطبہ ملاحظہ کیا جائے جو اوصاف امام زماں میں بیان فرمایا ہے مختصر یہ کہ تقریباً
آپ کی ایک چوتھائی کتاب نہج البلاغۃ اسی زمانے کے واقعات پر دلالت کرتی ہے
اس لئے مطالعہ فرما کر مستفیض ہوں یہاں تو صرف اجمالاً کہیں کہیں سے نقل کر دیا گیا

حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک
گروہ ایران پر خروج کر رہا ہے اور حق کا مطالبہ کرتا ہے اور لوگ جنگ میں مشغول ہیں
اس کو روح و ریحانی میں بھی لکھا ہے قد خرجوا بالمشرق لیطلبون الحق فلا
یعطونہ ثم یطلبونہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایران کی حکومت کا منتظر ہونا
بھی ایک ضروری علامت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ظہور مہدی اس وقت تک نہ ہوگا جب تک
کہ ۱۲ ہاشمی سید اپنی امامت کا جھوٹا دعویٰ نہ کر لیں اور دیگر ۶ آدمی دعوائے
نبوت و مہدویت نہ کر لیں۔

حضرت امام حضرت محمد تقی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں یہ وہ زمانہ ہوگا جب
الناس حیاری و سکاری لا مسلما و لا نصاریٰ۔ یعنی اس وقت کے آدمی
اس قدر حیران و سرگردان ہو جائیں گے جیسے ہمیشہ نشہ میں چور رہنے والا انسان
نہ وہ مسلم باقی رہیں گے اور نہ نصاریٰ بمثل ایام جاہلیت کے نہ معتقد حضرت امام علی
نہ معتقد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اور امام حسن عسکری والد حضرت حجۃ ابا ہاشم کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں

کتاب ذخیرۃ العباد میں لکھا ہے۔ انہ خاطب اباھاشم فقال سیاتی زمان علی الناس وجوھھم ضاحکتہ مستبشرۃ وقلوبھم مظلمۃ منکدرۃ السنۃ بینھم بدعۃ والبدعۃ بینھم السنۃ المومن بینھم محقر والفاسق موقر امراتھم جائرون وعلماءھم فی ابواب الظلمۃ سائرون اغنیاءھم یسرقون زاد الفقراء واصاغرھم یتقدمون علی الکبریٰ کل جاھل عندھم خبیر وکل محیل عندھم امیر لا یمیزون بین المخاص والمرتاب ولا یعرفون بین الضان والذئب علماءھم شرار خلق اللّٰہ علی علی وجہ الارض لانھم یمیلون الی الفلسفیۃ والتصوف وایم اللّٰہ انھم اھل البدول والتحرف یبلغون فی حب مخالفینا ویضلون شیعتنا وموالینا فان انالو منصباً لیشبعون من الرشاد وان خذلو عبد اللّٰہ من الریا الا انھم قطاع الطریق المومنین والدعاۃ الی نحلۃ الملحدین فمن ادرکھم فلیحذرھم ولیصن دینھم ودینا ھم الخ۔

مختصراً یہ کہ آپ نے فرمایا اے ابا ہاشم لوگوں پر وہ زمانہ آنے والا ہے جب ان کے چہرے تو ہنستے ہوں گے مگر دل سیاہ و منکدر ہونگے ان کے درمیان سنت رسول بدعت ہوجائے گی اور بدعت کو سنت سمجھا جائے گا۔ مومن ان کے درمیان بے عزت اور فاسق باعزت ہوگا ان کے امراء جاہل و ظالم اور علماء گمراہ کنندہ مالدار فقیروں کے مال کو چرانے والے اور ان کے چھوٹے بڑوں پر پیشقدمی کرنے والے ہونگے ہر جاہل ان کے نزدیک باخبر اور ہر فریبی امیر ہوگا نہ وہ فرق کرسکیں گے مخلص ہیں اور نہ دشمن ہیں اور بھیڑ میں اور بھیڑیئے ہیں ان کے علماء مخلوق میں صفحۂ ارض پر سب سے زیادہ شریر ہوں گے

کیونکہ وہ فلسفہ اور تصوف کی جانب مائل ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ اس لئے جب تو اس زمانہ کو پائے تو اُن سے پرہیز کرنا اور بچنا کیونکہ اس زمانہ میں ہمارے مخالفین کی معیت ہوگی اور ہمارے شیعہ گمراہ کئے جائیں گے اور بعد میں خبر یا کہ اے ابا ہاشم یہ ایک حدیث تھی جو میں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے سنی بس اس کو پوشیدہ رکھو مگر صاحب اہلبیت پر ظاہر کر دینا۔

مختلف علامتیں

(جو مختلف کتابوں میں درج ہیں ان کا خلاصہ اس مقام پر اجمالاً تحریر کیا جاتا ہے اصل کتابوں میں مطالعہ کیا جا سکتا ہے) اور یہ تمام علامتیں احادیث رسول واقوال ائمہ وعلماء کرام سے نقل کی گئی ہیں۔

(۱) ایران میں جنگ ہونا اور ۸۰۰۰۰ اسی ہزار آدمیوں کا قتل ہونا اور بادشاہ کا سلطنت ایران سے خارج ہونا اور ایران کے سکہ کا رواج عراق میں گر جانا۔

(۲) سورج کے قریب ایک صورت کا پیدا ہونا جو باآواز بلند آپ کے ظہور سے لوگوں کو مطلع کرے گی (۳) مسجد براثا جو کاظمین و بغداد کے درمیان ہے اس کا خراب ہونا و برباد ہونا (۴) رذیل و ذلیل آدمیوں کا رئیس ہونا مومنین کے سرداروں پر۔

(۵) ممالک اسلامیہ میں وسعت پیدا ہونا اور باہم تمام ممالک میں راہ آہن (لوہے کی پٹری کا بچھ جانا) کا جاری ہونا۔ بغیر کسی ظاہری ذریعہ کے دوسرے مقام پر خبروں کے پہنچنے کا ذریعہ پیدا ہو جانا (وائرلیس وغیرہ) نیز ایسے ٹیلیگراف کا ایجاد ہونا جس پر دور سے بولنے والے کی تصویر آسکے (ٹیلی ویژن) اور ایک شہر میں ایک دوسرے شہر

کی تصویر آسکے۔ نیز فقیروں کا بہت زیادہ پریشان ہو جانا۔ (۶) بجائے نجف اشرف کے قم میں معدن علم دین ہو جانا اور وہیں سے احکام شریعت منتشر ہونا (۷) مسلمانوں کے شہروں میں کشادگی پیدا ہونا گلیوں کا چوڑی سڑکوں میں تبدیل ہونا اور بازاروں کا آپس میں متصل ہونا (۸) ملک رے پر دیلمیوں کا قبضہ ہونا۔ اور المان کے شہروں کا فتح ہونا (۹) قلادۂ الوان کا ظاہر ہونا جس کی تشریح آچکی ہے۔ (۱۰) آذربائیجان کا جنگ کی وجہ سے برباد ہونا (۱۱) بغداد کا ڈوب جانا اور اس میں مع اطراف شب جمعہ میں ستر ہزار زنا ہونا (۱۲) عورتوں کا انتہائی بے شرم ہو جانا۔ اور گناہوں کی کثرت ہو جانا جن کی تفصیل آچکی ہے (۱۳) حکومتوں کا مشورے سے حکم کرنا یعنی خود مختار شہنشاہی کا نہ رہنا (۱۴) اولادزنا۔ جاسوس چغلخور عیب جو، شعراء کا بکثرت ہونا۔ اور سود کا عام رواج ہو جانا (۱۵) دوستوں کا ماں باپ سے زیادہ احترام کرنا (۱۶) بزرگوں کے درمیان اور اچھے خاندانوں میں بھی فاحشہ عورتوں کا ہونا (۱۷) ذلیل اور چھوٹے آدمیوں کا بلند مکان بنانا اور بزرگوں کا قبرستان میں جاکر تمنائے موت کرنا (۱۸) منبروں پر خطبے پڑھنے والوں کی کثرت ہونا اور بچے اور جاہل لوگوں کا خطیب منبر کہلانا (۱۹) علماء کا مال دنیا کی جانب مائل ہو جانا۔ اور درہم و دینار کے جائز کرنے کے لئے حصول علم کرنا (۲۰) وقت ملاقات بجائے سلام کے گالیوں سے ابتداء کرنا (۲۱) اپنے مذہب اور فرقے کا بکثرت چھوڑنا اور دوسرے مذاہب میں لالچ کی وجہ سے داخل ہونا (۲۲) تمام اوقات کا امور دنیا میں صرف ہو جانا اور برکت کا اٹھ جانا۔ (۲۳) کج خلقی کا عام ہو جانا (۲۴) عورتوں کے ساتھ دیگر افراد کے سامنے مثل حیوانات مقاربت کرنا اور عورتوں کا اپنے

سروں پر بالوں کا مثل کوہان شتر باندھنا (جونڈا وغیرہ) اشرفی اور سونے کا دنیا میں
بکثرت ہو جانا (۲۶) اہل مدینہ پر ترکوں کا (چینی ترکستان کا) حملہ کرنا (۲۷) تین جگہ
سورج کا گہن لگنا مشرق و مغرب و جزیرہ عرب میں (۲۸) سفیانی کا سرزمین
مکہ سے اور دجال کا ایران اصفہان سے خروج کرنا (۲۹) اور سفیانی کا ستر ہزار
باکرہ لڑکیوں کا قید کرنا، مساجد کا منہدم کرا دینا اور لہو و لعب کی عام اجازت
دینا اور محبان اہل بیت کا قتل کرنا (۳۰) لوگوں کا بکثرت گمراہ ہو جانا تا اینکہ
آپ کے ظہور پر عقیدہ رکھنے والے بہت کم رہ جائیں مثل کبریت احمر (۳۱) عورتوں
کا بکثرت پیدا ہونا اور بعد میں مردوں کا اس قدر قلیل رہ جانا کہ ۵۰ عورتیں اور ایک
مرد کا تناسب رہ جائے (۳۲) اغلام اور شراب کا عام ہونا (۳۳) ۶۰ جھوٹوں کا دعوائے
نبوت یا مہدویت کرنا اور ۱۲ سیدوں کا دعوائے مہدویت کرنا (۳۴) بلاؤں کا
نازل ہونا حیوانات کا بکثرت مرنا اور انسانوں میں مرگ مفاجات کی کثرت ہونا۔
زلزلوں کا زیادہ آنا وغیرہ وغیرہ (۳۵) جوئے بازی کا عام رواج ہو جانا (۳۶) علماء
کا منبروں پر مضامین فلسفہ و تصوف بیان کرنا اور ہدایت احکام دین نہ کرنا (۳۷)
عورتوں کا انجمنیں قائم کرنا اور کلب میں جانا (۳۸) حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل
ہونا (۳۹) گانے بجانے کا عام رواج ہونا اور در و دیوار سے گانے کی آوازوں کا آنا
(۴۰) برخلاف احکام خدا لوگوں کا سحر و نجوم وغیرہ کی طرف بکثرت مائل ہونا اور دنیا
میں تیز سواریوں کا پیدا ہونا (۴۱) لباس کا کوتاہ ہونا اور لباس وغیرہ میں غیر مسلموں
کی تقلید کرنا (۴۲) قحط کا اور ٹڈی کا آنا (۴۳) آئمہ علیہم السلام کے قبوں کا بنا دیتی کے
ذریعے سے منہدم ہونا (۴۴) عورتوں کا مثل مرد اور مردوں کا مثل عورت ہو جانا۔

(۴۵) نفس ابن زکیہ کا قتل ہونا (۴۶) صوت احمر و صوت ابیض کا نمودار ہونا
(جنگ و خونریزی طاعون) (۴۷) ایران سے سید حسنی کا خروج کرنا (۴۸) مکہ و
مدینہ کی آبادی کا بڑھنا اور نجف و کوفہ کا متصل ہونا (۴۹) اہل بربر کا زرد علم لئے
مصر کی زمین پر آنا اور اس وقت ایک شخص کا اولاد صخر سے خروج کرنے اور جھنڈوں
کا سرخی میں بدل دینا (۵۰) عورتوں کا بے پردہ سفید ساق دنیا میں بکثرت ہونا وغیرہ وغیرہ
مختصر یہ کہ رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ جن کے ابن عباسؓ ناقل ہیں۔
لترکبن سنن من کان قبلکم شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ و باعٍ ابباعٍ وان
احدھم دخل حجر ضب لدخلتم و حتی لو ان احدھم جامع امۃ لفعلتم
یعنی رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا میری امت بھی وہی تمام کام کرے گی جو امم سابقہ
کر چکے ہیں اس میں سر مو فرق نہ ہوگا۔ اس لئے وہ تمام گناہان جو سابقہ امتوں نے کئے
ہیں یہ امت بھی کرے گی اور وہی حال اس امت کا ہوگا۔

حالات بعد ظہورِ قائمؑ

بحار کی تیرہویں جلد میں تفصیلی حالات درج ہیں یہاں مختصراً تحریر کئے جاتے ہیں
حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو بعد
کو میدان کوفہ میں آئے گا اور دستِ مبارک سے ایک مکان کی جانب اشارہ
کرے گا جہاں ایک گڑھا کھودا جائے گا اس میں سے ۱۲ ہزار زرہ ۱۲ ہزار شمشیر
اور ۱۲ ہزار خود برآمد ہوں گے جن کو اپنی فوج کو تقسیم کرے گا اور خود ان کے سر
پر عمامہ سفید ہوگا کہ جس پر بادل سایہ کئے رہتا ہے۔ پھر منادی ندا کرے گا

تمام جن وانس سنیں گے کہ یہ مہدی آل محمد ہے آپ کے زمانہ میں حیوانات آپس میں محبت اختیار کریں گے جانوروں کا زہر دور کر دیا جائے گا کسی کا کسی کو خوف نہ ہو گا زمین اپنے خزانہ کو اگل دے گی اور منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو جس مال کے لئے تم مرتکب گناہان کبیرہ ہوئے ہو اب اس میں سے جس قدر چاہے لو۔ اس وقت آپ اس قدر لوگوں کو مال دیں گے کہ ہر شخص مستغنی ہو جائے گا پھر آپ ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کریں گے۔ وہ فتح کیا جائے گا اور ایک چین کی طرف وہ بھی فتح کر لیا جائے گا اور ایک لشکر دیلم کے پہاڑوں کی طرف ایران کے علاقوں میں اس وقت بہت سے بنی امیہ سلطان روم کی جانب پناہ لینے کے لئے جائیں گے مگر کسی کو مفر نہ ہو گی مفضل نے پوچھا کہ مولا فرمائیں ظہور مہدی کا کوئی وقت معین ہے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں کوئی نہیں جانتا اور جو وقت کی قید کرے وہ جھوٹا ہے مگر فرماتے ہیں اے مفضل خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا مہدی مکہ میں داخل ہو رہا ہے اس حالت میں کہ رسول کا لباس زیب تن ہے اور عصا ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ بیت اللہ تک پہنچے ہیں مگر وہاں اس وقت کوئی نہیں ہے جو ان کو پہچانے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی لوگ سو رہے ہوں گے اور وہ درمیان رکن و مقام کھڑے ہوں گے اور ملائکہ آپ کی خدمت میں ہونگے اس وقت ایک آواز بلند کریں گے کہ اے نقیبوں کی جماعت اور میرے ساتھیو آؤ پس آپ کی آواز مشرق و مغرب میں پہنچے گی اور ایک ستون نور میان زمین و آسمان قائم ہو گا جس سے مومنین محسوس کریں گے کہ آپ کا ظہور ہو گیا ہے اور اس وقت تین سو تیرہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اس وقت آپ پشت خانہ کعبہ پر تکیہ دے کر کھڑے ہونگے اور ہاتھ بڑھا کر اس آیت کی تلاوت کریں گے ان الذین

بیا یعونک انما یبا یعون اللہ الخ اس وقت جو پہلے آپ کے ہاتھوں کو چومے گا وہ
جبرئیل ہوگا اس کے بعد دیگر ملائکہ و نقباء اور یہ واقعہ صبح کے وقت ہوگا جب
آفتاب نکل آئے گا تو جرم آفتاب سے فصیح زبان عربی میں ایک آواز بلند ہوگی جس کو تمام
اہل زمین و آسمان سنیں گے مگر لوگ ایک دوسرے کے پاس اس کی حقیقت معلوم
کرنے جائیں گے پس غروب آفتاب کے وقت سمت مغرب سے ایک آواز ہوگی کہ اے
لوگو تمہارے پروردگار نے وادی یابس میں ظہور کیا ہے اور وہ عثمان ابن فلاں ہے
پس چلو اس کی بیعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ اس وقت منافقین اور کافر دوسری آواز
کی وجہ سے شک میں پڑ جائیں گے اور گمراہی میں باقی رہیں گے اس لئے کہ خیانت
باطنی پہلے ہی سے رکھتے ہونگے پھر آپ حکم دیں گے کہ اگر کوئی آدم سے اس وقت تک
انبیاء کو دیکھنا چاہے تو مجھے دیکھے اور تمام انبیاء کے صحیفے سنے بعد کو کتاب مبسوط کی
جانب رجوع فرمائیں گے اس کے بعد ایک شخص منہ پھرا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر
ہوگا اور سفیان کے قصے کو اور اس کے خروج اور اس کے لشکر کے زمین میں سما جانے
کے حال کو آپ سے بیان کرے گا جس کا لشکر مقام بیداء میں زمین میں دھنس جائے گا
مگر اس وقت جبکہ اس نے دمشق سے بغداد تک تمام علاقوں کو فتح کر لیا ہوگا بعد میں وہ آپ کے
ہاتھوں پر بیعت کرے گا پھر ہمارا قائم مدینہ جائے گا قبر رسول پر وہاں تین دن تک
قتل عام ہوگا دشمنان اہل بیت کا اس کے بعد فتح کرتا ہوا ہمارا قائم کوفہ پہنچے گا
اور وہیں سید حسنی جو زمین دیلم سے خروج کر کے آئے گا اور طالقان کے آدمی اس کے
ہمراہ سفید گھوڑوں پر سوار ہونگے ملیگا اور آپ سے طلب معجزہ و عمامہ پیمبر و مصحف
حضرت امیر کریگا جب سب کچھ دیکھ لے گا تو ایمان لائیگا مگر ۴ ہزار آدمی فرقہ زیدیہ کے
ایمان نہ لائینگے اور کہیں گے یہ جادو تھا اسوقت مہدی ان کو وعظ کریگا تین روز تک مگر اثر نہ

ہونے کی وجہ سے سب کو قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد ایک لشکر سفیانی کے پیچھے دمشق کو بھیجا جائے گا اور پھر رجعت آئمہ علیہم السلام ہوگی اس زمانہ میں کسی کافر کو امان نہ ملے گی اگر کوئی پتھر کے نیچے پوشیدہ ہوگا تو وہ پتھر آواز بلند کریگا۔ بعد کو مہدی ایک مسجد کوفہ میں بنائے گا ہزار دروں کی اور کربلا سے نجف تک پانی کی ایک نہر جاری کی جائے گی دشمنان امام حسینؑ سے خوب بدلا لیا جائے گا اور خود مہدی مسجد سہلہ میں ساکن ہوگا اور حکومت کرتا رہے گا اور اس کا زمانہ حکومت کو خدا بہتر جانتا ہے حتیٰ کہ ایک عورت ملیحہ یا سعیدہ نامی کے ہاتھ سے قتل کیا جائے گا اور حضرت سید الشہداء غسل و کفن دیکر نماز پڑھائیں گے تفصیلی حالات کتب مفصلہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مگر صادق آل محمد نے فرمایا کہ اے اہل عالم بہت جلد تم شبہ میں مبتلا ہو گئے اور اس شبہ کے وقت تم اپنے امام کو نہ دیکھو گے جو تمہاری ظاہر آ ہدایت کرے اس لئے کوئی بھی اس شبہ سے نجات نہ پائے گا مگر وہ جو کہ دعائے غریق کے ساتھ دعا نہ کرے گا۔ راوی نے پوچھا دعا غریق کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھا کرو (یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک)

اور جابر ابن عبداللہ انصاری نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا کہ اس زمانہ میں کونسا عمل تمام اعمال سے افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ گوشہ نشینی اور اپنی زبان کی حفاظت۔

چند شہادتیں

(ان لوگوں کی جنہوں نے اس زمانہ میں بھی امام مہدی سے ملاقات کی ہے)

(۱) شیخ الطائفہ غیبت میں اودی سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا کہ اس وقت جبکہ

میں طواف میں تھا اور چھ شوط سے فارغ ہو چکا تھا تو خیال تھا کہ ساتویں شوط کو بھی ادا کروں اتفاقاً کعبہ کے داہنی جانب ایک جوان نیک رو خوش بو پر نظر پڑ گئی جو پُر ہیبت تھا کہ لوگ مشکل سے قریب تک پہنچتے تھے پس میں نے ان کی باتیں سُنیں بہترین زبان اور شیریں لہجہ پایا جیسا کہ پیشتر نہ سنا تھا میں نے چاہا کہ کچھ گفتگو کروں مگر لوگوں نے منع کر دیا اور جھڑک دیا میں نے بعض سے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا کہ پیغمبر کا بیٹا ہے اور ہر سال ایک دن اپنے خواص کی غرض سے ظاہر ہوتا ہے اور باتیں کرتا ہے پس میں نے خدمت میں عرض کی کہ آپ کے ارشاد کا طالب خدمت میں حاضر ہوا ہے فرمایا خدا تجھ کو ہدایت عطا فرمائے اور ایک سنگریزہ مجھے مرحمت فرمایا پس میں لوٹا میرے ہم نشینوں میں سے ایک نے پوچھا کہ پسر پیغمبر نے کیا دیا میں نے کہا سنگریزہ پس میں نے ہاتھ کھولا تو سونے کا ایک سورج ہاتھ میں تھا میں فوراً وہاں سے پلٹا اور ناگاہ حضرت کو دیکھ لیا میرے پاس پہنچے اور فرمایا حجت تجھ پر ثابت ہو گئی اور حق آشکار ہو گیا اب بھی اندھا ہے کہ مجھے نہیں پہچانتا میں نے عرض کی خدا جانتا ہے کہ میں آپ کو نہیں پہچانتا فرمایا میں ہی مہدی ہوں میں ہوں قائم زماں میں ہی زمین کو عدل سے پر کروں گا جبکہ وہ ظلم سے بھر جائے گی۔

(۲) کتاب مزار میں نقل ہے کہ محمد بن یوسف شامی نے بیان کیا کہ میری پشت میں ایک ناصور ہو گیا طبیبوں کو دکھایا کافی خرچ کیا مگر علاج نہ ہو سکا آخر کار میں نے عریضہ لکھا اور آپ کی خدمت میں درخواست دعا کی تو آپ کی تحریر مبارک پہنچی البسک اللہ العافیہ وجعلک معنا فی الدنیا والآخرۃ۔ پھر ایک جمعہ مجھ پر نہ گزرا تھا کہ وہ زخم مانند کف دست ہو گیا میں نے طبیبوں کو بلا کر دکھایا انہوں نے کہا کہ

ہمارے پاس اس درد کا کوئی علاج نہ تھا اور ہم کوئی دوائی نہ جانتے تھے۔

(۳) کتاب مذکور میں کتاب اثبات الہدایات سے جو تالیف کی ہوئی شیخ علامہ عاملی ہے شیخ حر اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں اور وہ یہ کہ میری عمر کے تقریباً ۱۰ سال گذرے تھے کہ میں سخت بیمار ہو گیا حتی کہ میرے عزیز و اقارب رونے پیٹنے اور تجہیز و تکفین کے لئے جمع ہو گئے اور یقین کر لیا کہ میں اس شب مر جاؤں گا پس ایسی حالت میں جبکہ میں جاگتا تھا اور نہ سوتا تھا چہاردہ معصومین علیہم السلام کی خدمت میں پہنچا اور ایک ایک کو سلام کیا اور مصافحہ کیا اور میرے اور حضرت امام جعفر صادق کے درمیان کچھ گفتگو بھی ہوئی جو یاد نہ رہی علاوہ اس کے کہ دعا فرمائیے پس جب میں امام عصر حضرت حجۃ اللہ تک پہنچا تو میں نے سلام کیا اور مصافحہ کیا اور رونے لگا اور میں نے عرض کیا اے مولا میں ڈرتا ہوں کہ اس مرض میں نہ مر جاؤں اور علم و عمل سے اپنی ضروریات تک نہ پہنچا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت ڈر اس مرض میں نہ مرے گا بلکہ خدا شفا عطا فرمائے گا اور دراز عمر ہو گا اس کے بعد ایک پیالہ جو آپ کے ہاتھ میں تھا مجھے مرحمت فرمایا میں نے پیا اور فوراً افاقہ ہو گیا اور مرض بالکل جاتا رہا اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا میرے اعزا نے تعجب کیا مگر میں نے چند روز تک اس حکایت کو کسی سے بیان نہیں کیا۔

(۴) علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ بحار میں اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے زمانہ میں ایک مرد شریف و صالح امیر اسحٰق استرآبادی تھا اور اس نے چالیس پیدل حج کئے تھے اور وہ مشہور ہو گیا تھا کہ زمین اس کے پاؤں کے نیچے لپٹتی ہے اور طے ہو جاتی ہے پس وہ اصفہان آیا اور میں اس کے پاس گیا اور جو کچھ اس کے بارہ میں لوگ کہتے تھے اس کے متعلق سوال کیا اس نے کہا اس کا

سبب یہ ہے کہ میں گذشتہ سالوں میں ایک سال حاجیوں کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے
متوجہ ہوا پس جب میں مکہ سے سات یا نو منزل پر پہنچا تو میں اپنے قافلہ سے پیچھے رہ گیا اور
قافلہ پوشیدہ ہو گیا اور میں راستہ بھول گیا اور پیاس مجھ پر غالب ہو گئی تا ایں کہ میں زندگی
سے ناامید ہو گیا پس میں نے فریاد کی یا صالح یا ابا صالح میری ہدایت کرو خدا تم پر رحمت
کرے پس ایک بزرگ آخر جنگل سے نمودار ہوئے جب میں نے خوب دیکھا تو ذراسی دیر
میں میرے قریب ایک نوجوان نیک رو پاکیزہ لباس گندم گوں شرفاء سادات کی
ہئیت ایک اونٹ پر سوار آ گیا اور پانی کا برتن اُن کے پاس تھا میں نے سلام کیا اس
نے جواب دیا پوچھا کہ پیاسا ہے میں نے کہا ہاں پانی کا برتن میرے سپرد کر دیا میں نے
پیا اس کے بعد فرمایا قافلہ کے پاس پہنچنا چاہتا ہے میں نے عرض کیا ہاں اس کے
بعد مجھ کو اونٹ پر سوار کرایا اور مکہ کی سمت توجہ فرمائی چونکہ میری عادت ہر روز
حرز یمانی کے پڑھنے کی تھی اس لئے میں نے پڑھنا شروع کر دیا پس ابھی دعا کا کچھ حصہ
ہی پڑھنے پایا تھا کہ اس نے کہا اس طرح پڑھ ابھی طول نہ کھینچا تھا کہ فرمایا اس مقام
کو پہچانتا ہے میں نے دیکھا کہ ابطح مکہ میں پہنچ چکا ہوں کہا نیچے اتر آ جب میں نیچے
آ گیا اور پلٹا تو دیکھا غائب ہیں اس وقت میں نے پہچانا کہ حضرت قائم صلوات اللہ علیہ
ہیں بہت شرمندہ ہوا اور رنجیدہ ہو گیا اس جدائی اور نہ پہچاننے پر پس سات دن
بعد وہ قافلہ پہنچا اور مجھ کو مکہ میں دیکھا اس حالت میں جبکہ میں حیات سے مایوس ہو چکا تھا
اس وجہ سے میں طے الارض مشہور ہو گیا ہوں والد رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے
حرز یمانی کو پڑھا اور اس کی صحت کی اور اسکی اجازت دی والحمد للہ۔

(نوٹ) ایسے کافی واقعات مختلف کتابوں میں درج ہیں اور وہ طریقے اور دعائیں
بھی تحریر ہیں جن سے آج بھی ملاقات ممکن ہے۔

وقت ظہور کے کچھ اشارے

حضرت شاہ نعمت اللہ کے قصیدہ کے چند اشعار سے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

قدرت کردگار می بینم — حالت روزگار می بینم

از نجوم این سخن نمی گویم — بلکہ از سر یار می بینم

جنگ و آشوب و فتنۂ بیداد — از یمین و یسار می بینم

غارت و قتل لشکر بسیار — در میان و کنار می بینم

بس فرو مایگان بے حاصل — عالم خواندکار می بینم

مذہب و دین ضعیف می یابم — مبتدع افتخار می بینم

سکۂ نو زنند بر رخ زر — درہمش کم عیار می بینم

دوستان عزیز ہر قومی — گشتہ غمخوار و خوار می بینم

ترک و تاجیک را ہم دیگر — خصمی و گیر و دار می بینم

اندکے امن اگر بود آنروز — در حد کوہسار می بینم

غم مخور زانکہ من درین تشویش — خرمی وصل یار می بینم

بعد آنسال و چند سال دیگر — عالمی چون نگار می بینم

نائب مہدی آشکار شود — بلکہ من آشکار می بینم

پادشاہ تمام دانائی — سرور با وقار می بینم

بندگان جناب حضرت او — سر بسر تاج دار می بینم

(نوٹ) دیگر خاص اشارے اس کتاب کے دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ اللہم عجل فرجہم فقط والسلام مع الاکرام۔ قمر

انتظار

حضرتِ امام منتظرؑ کے ظہور کے منتظرین کے لئے یہ اطلاع انتظار باعثِ مسرت ہوگی کہ کتاب ہذا کا دوسرا حصّہ بہت جلد زیورِ طبع سے آراستہ کر کے پیش خدمت کیا جائے گا جس میں دیگر دلائل وجود، خصوصی علاماتِ ظہور۔ خروجِ دجال کا تفصیلی حال اور وقت۔ اس حیاتِ مادّی میں امامؑ سے ملاقات کے طریقے اور دیگر زیارت سے مشرف ہونے والے افراد کی شہادتیں۔ بعد ظہور نزول حضرتِ عیسیٰ کی کیفیت و دیگر تفصیلی حالات کے علاوہ شاہ نعمت اللہ ولی و دیگر علماء جفر و رمل کی تحریروں سے استنباط کئے ہوئے وقت ظہور کے متعلق خاص اشارے وغیرہ وغیرہ درج ہوں گے۔

امید ہے کہ قیامت پر ایمان رکھنے والے حضرات بہت جلد پہلے حصے کو خرید فرما کر دوسرے حصہ کی طباعت کا موقع عنایت فرمائیں گے اور مؤلف کی حوصلہ افزائی فرما کر ذخیرۂ معرفت امام سے مستفیض ہوں گے۔

ملنے کا پتہ :-

(۱) نشیمن، ۱۴/۳ ب۔ لالوکھیت کراچی (۲) افروز اسٹیشنری مارٹ مین روڈ لالوکھیت کراچی

(۳) زیدی برادرس عیدگاہ روڈ کراچی (سول ایجنٹ) (۴) احمد بک ڈپو نزد خوجہ مسجد کھارادر کراچی

(۵) اقبال بک ڈپو ٹرام جنکشن صدر کراچی (۶) دواخانہ عالیہ متصل رنگیل سینما صدر کراچی

اور دیگر بک اسٹال

دواخانہ عالیہ صدر

یہ اطلاع باعث مسرت ہے کہ زیر سرپرستی عالیجناب افسر الاطباء حکیم سید حیدر حسین صاحب جعفری جونپوری صدر الافاضل (سابق طبیب خصوصی نظام دکن ودیگر والیان ریاستہائے ہند) دواخانہ عالیہ متصل ریگل سنیما صدر کراچی۔ خدمت عوام کر رہا ہے۔ حکیم صاحب قبلہ کی ذات محتاج تعارف نہیں بلکہ آپ کا امراض کہنہ و مزمنہ میں ۷۰ سالہ خصوصی تجربہ شہرت دوام حاصل کر چکا ہے۔ اس لئے آپ کی ذات و تجربہ سے فیض حاصل کرنا عوام کے لئے باعث خوش قسمتی ہوگا۔

اوقات مطب و مشورہ

صبح ۹ تا ۱۲ بجے

شام ۴ تا ۷ بجے

مینیجر